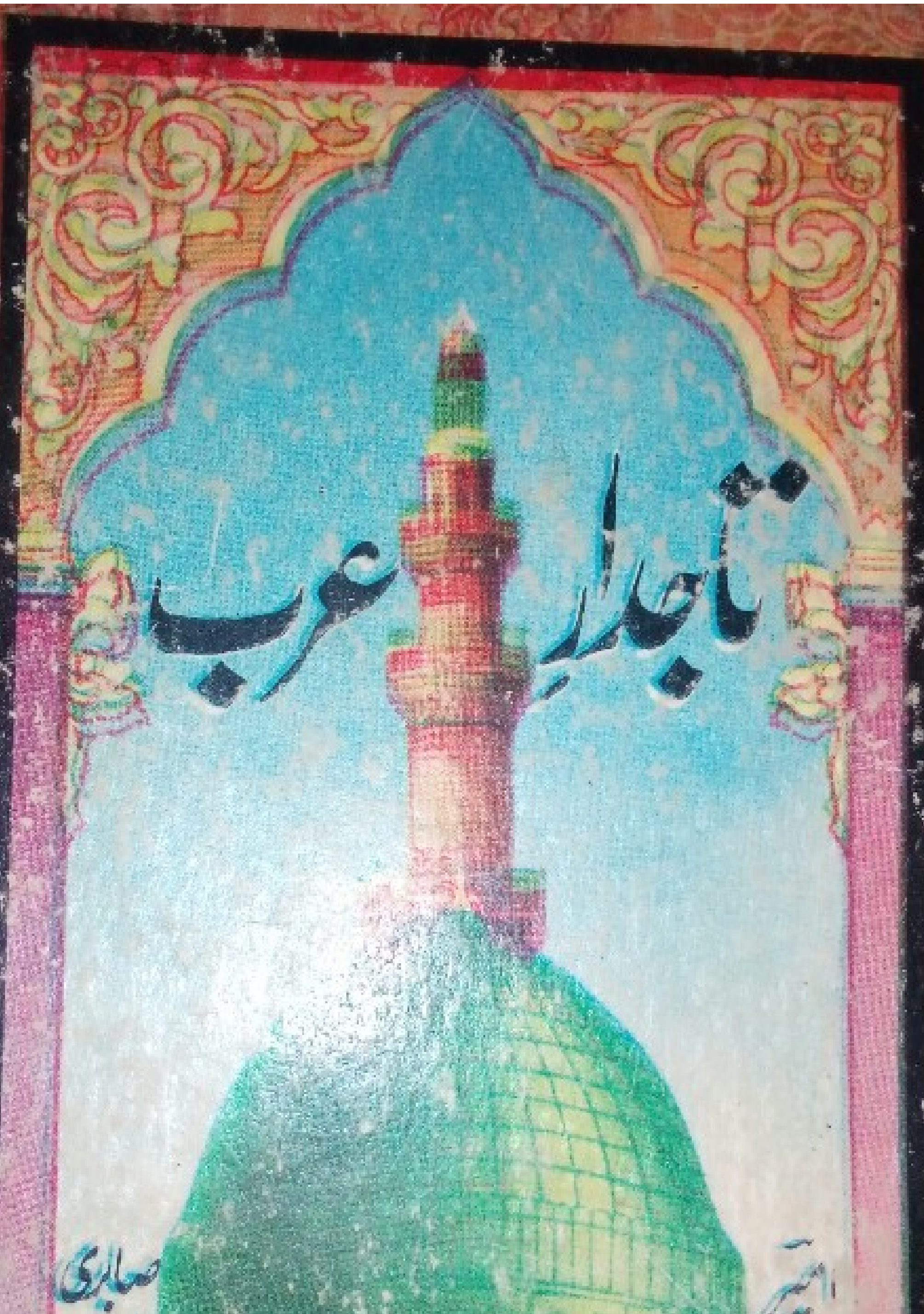
تاجدارِ عرب

امیر صابری



لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہے امی لقب اور محبوب رب
امیر حزیں تاجدارِ عرب

تاجدارِ عرب

نعتیہ کلام

مصنفہ

خادم الفقرا شیخ امیر بخش امیر چشتی صابری ثمہ خاموشی

رضوی کتب خانہ اردو بازار لاہور

اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شاہنشہ ارض و سما بلغ العلی بکمالہ
وصف رخ او والضحی کشف الدجی بجمالہ
قرآں با خلاقش گواہ حسنت جمیع خصالہ
صدقا یقینا را سنحا صلو علیہ و آلہ

یا صاحب الجمال و یا سید البشر
من وجہک المنیر لقد نور القمر
لا یمکن الثناء کما کان حقہ
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

شعر گوئی کا سلیقہ نہ سخن داں ہوں میں
ہوں اگر کچھ تو محمد کا ثنا خواں ہوں میں
پھر اسی نام محمد کے تصدق سے امید
اپنے مخدوم کی ہر شان پہ قربان ہوں میں

صاحب خلافت
خادم الفقراء شیخ امیر بخش امیر چشتی صابری
ثمہ خاموشی

خلیفہ

جناب حضرت قبلہ و کعبہ پیر و مرشد واقف
اسرار خفی خضر حقیقت بحر وحدت جناب
الحاج صوفی سید محمد حسین شاہ صاحب رحمۃ اللہ
علیہ ہاشمی چشتی صابری خاموشی حیدر آبادی
قدس سرہ العزیز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

تعداد	ایک ہزار
ناشر	محمد اسلم
مطبع	
قیمت	16/00

رضوی کتب خانہ اردو بازار لاہور

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سلامِ قدس صلی اللہ علیہ وسلم

الصّلوٰۃُ والسّلام — الصّلوٰۃُ والسّلام
الصّلوٰۃُ والسّلام — آپ پر لاکھوں سلام

...ہیں شمس الضحیٰ — آپ ہیں بدر الدجیٰ — آپ ہیں نور الہدیٰ — آپ پر لاکھوں سلام

الصّلوٰۃُ والسّلام — الصّلوٰۃُ والسّلام
الصّلوٰۃُ والسّلام — آپ پر لاکھوں سلام

...والے ہیں آپ — بیت اللہ والے ہیں آپ — عبداللہ والے ہیں آپ — آپ پر لاکھوں سلام

الصّلوٰۃُ والسّلام — الصّلوٰۃُ والسّلام
الصّلوٰۃُ والسّلام — آپ پر لاکھوں سلام

...عالم ہیں آپ — راحتِ عالم ہیں آپ — رحمتِ عالم ہیں آپ — آپ پر لاکھوں سلام

الصّلوٰۃُ والسّلام — الصّلوٰۃُ والسّلام
الصّلوٰۃُ والسّلام — آپ پر لاکھوں سلام

...ہیں آپ — شافعِ محشر ہیں آپ — اللہ کے دلبر ہیں آپ — آپ پر لاکھوں سلام

الصّلوٰۃُ والسّلام — الصّلوٰۃ والسّلام
الصّلوٰۃُ والسّلام — آپ پر لاکھوں سلام

یا شاہ خیر الانام — یا شاہِ ذی احتشام — پڑھ رہے قدسی تمام — آپ پر لاکھوں سلام

الصّلوٰۃُ والسّلام — الصّلوٰۃُ والسّلام

رحمۃ اللعالمین عرش کے مسند نشین
یا شفیع المذنبین آپ پر لاکھ
الصلوٰۃ والسلام
الصلوٰۃ والسلام
الصلوٰۃ والسلام
آپ پر لاکھوں سلام

یا محمد مصطفیٰ مظہرِ ذاتِ خدا
نقشِ حُبِّ کبریا آپ پر لاک
الصلوٰۃ والسلام
الصلوٰۃ والسلام
الصلوٰۃ والسلام
آپ پر لاکھوں سلام

آقا و مولا میرے ماوا و ملجا میرے
کیا کہوں کیا کیا میرے آپ پر لاک
الصلوٰۃ والسلام
الصلوٰۃ والسلام
الصلوٰۃ والسلام
آپ پر لاکھوں سلام

ہاشمی حسن و جمال ہے نہیں جس کی مثال
آمنہ رض بی بی کے لال آپ پر لاکھ
الصلوٰۃ والسلام
الصلوٰۃ والسلام
الصلوٰۃ والسلام
آپ پر لاکھوں پر سلام

ہے دعا شاہِ ہدیٰ لیجیے در پہ بلا
ہو کرم بہرِ خدا آپ پر لاک
الصلوٰۃ والسلام
الصلوٰۃ والسلام
الصلوٰۃ والسلام
آپ پر لاکھوں سلام

یہ امیرِ صابری چاہے نظرِ سرسری
کیجیے بندہ پروری آپ پر لاک
الصلوٰۃ والسلام
الصلوٰۃ والسلام
الصلوٰۃ والسلام
آپ پر لاکھوں سلام

درود و سلام

یا سیّدِ سرورِ دو عالم درود تم پر سلام تم پر
اے مظہرِ ذاتِ نورِ اکرم درود تم پر سلام تم پر

ضیائے حُسنِ جہاں تمہیں ہو مکینِ کون و مکاں تمہیں ہو
سکونِ دل جانِ بزمِ عالم درود تم پر سلام تم پر

شفیعِ محشر لقب تمہارا ہو ربّ کے تم اور ہے ربّ تمہارا
مٹے ہیں ہم عاصیوں کے سب غم درود تم پر سلام تم پر

یہ جان تن سے نکل رہی تھی تمہاری خاطر مچل رہی تھی
تم آئے تو دم میں آگیا دم درود تم پر سلام تم پر

امیرِ صابری پیا کا صدقہ جو دیکھوں بطحا نگر کا جلوہ
وظیفہ ہوگا یہ میرا ہر دم درود تم پر سلام تم پر

سلامِ حاضری

صبا گزر ہو جو سوئے طیبہ بصد درود و سلام کہنا
اس سبز گنبد کی جالیوں سے لپٹ کے میرا پیام کہنا

لگی ہوئی ہے جو تن بدن میں جل گیا ہوں اسی جلن میں
حضور بطحا نگر کے بن میں کب ہوگا میرا قیام کہنا

یہ جس طرح سے گزر رہی ہے گویا قیامت اُٹھی ہوئی ہے
نظر مدینے لگی ہوئی ہے کرم یا خیر الانام کہنا

وہ دیکھوں جلوہ نور کب تک تڑپنا ہے یہ حضور کب تک
رکھو گے قدموں سے دُور کب تک تڑپ رہا ہے غلام کہنا

صبا خدارا مدینے جا کر درِ محمد پہ سر جھکا کر
میرا فسانۂ غم سُنا کر۔ یہ حال میرا تمام کہنا

ہے ختم ہونے کو زندگانی نہ رکتی اشکوں کی اب روانی
میری کہانی میری زبانی حضور سے صبح و شام کہنا

پکارتی پھر رہی ہے رحمت یہی ہے جنت یہی ریاضت
امیرِ افضل یہی عبادت درود پڑھنا سلام کہنا

سلامِ نور

بادشاہِ ہر دو عالم الصّلوٰۃُ والسّلام
زینتِ عرشِ معظم الصّلوٰۃُ والسّلام

مرحبا صد مرحبا اور صد درود و صد سلام
خدا خود پڑھتا ہے ہر دم الصّلوٰۃ والسّلام

آپ نہ ہوتے تو نہ ہوتا ظہورِ کائنات
آپ کے ہونے سے ہیں ہم الصّلوٰۃ والسّلام

آپ کے آنے سے بُت کعبے کے اوندھے ہو گئے
رحمتِ نورِ مجسم الصّلوٰۃُ والسّلام

جلوے حُسنِ ہاشمی کے اس طرح ہیں جلوہ گر
پڑھ رہے قدسی ہیں پیہم الصّلوٰۃُ والسّلام

اے امیرِ صابری اپنا عقیدہ ہے یہی
دم بدم پڑھتے رہیں ہم الصّلوٰۃ والسّلام

سلامِ درد

آقا سلام لیجے مولا سلام لیجے
لِلّٰہ سلام لیجیے وَاللّٰہ سلام لیجیے

اے تاجدارِ بطحا اے تاجدارِ طیبہ
اے رازدارِ مولا شاہا سلام لیجئے

اے زینتِ مدینہ اے برکتِ مدینہ
اے رحمتِ مدینہ صدہا سلام لیجیے

سُنہری جالیوں کا پُر کیف جالیوں کا
اس گنبدِ خضرہ کا صدقہ سلام لیجیے

اے کعبۂ دو عالم اے قبلۂ دو عالم
اے مرشدِ دو عالم آقا سلام لیجیے

کون و مکاں والے دونوں جہاں والے
یکتائی شان والے یکتا سلام لیجے

میکش کی ہستیوں میں بادہ پرستیوں میں
مستوں کی مستیوں میں ڈوبا سلام لیجیے

ہمسر نہ کوئی ثانی توحیدِ حق کے بانی
اے آمنہ رض کے جانی آجا سلام لیجیے

موقعہ ہے حاضری کا دربارِ سروری کا
امیرِ صابری کا مولا سلام لیجیے

سلامِ کیف

السلام اے سایۂ ذاتِ خدا
السلام اے نقشِ محبوبِ کبریا

السلام اے تاجدارِ مرسلاں
السلام اے رازدارِ کُن فکاں

السلام اے راحتِ قلبِ حزیں
السلام اے رحمتُ اللعٰلمین

السلام اے سرورِ دنیا و دیں
السلام اے عرش کے مسند نشیں

السلام اے بزمِ حُسنِ کائنات
السلام اے شانِ فخرِ موجودات

السلام اے نورِ چشمِ آمنہ
السلام اے جلوہ عزوالٰہ

السلام اے رہنمائے انبیاء
السلام اے پیشوائے انبیاء

السلام اے والیٔ کون و مکاں
السلام اے رونقِ بزمِ جہاں

ہے امیرِ صابری کی یہ دُعا
گنبدِ خضرہ کا ہو جلوہ عطا

تاجدارِ عرب

تاجدارِ عرب آقا سُن لیجے اب کب مدینے بلانے کے دن آئیں گے
جس جگہ عرش والوں نے سجدہ کیا کب وہاں سر جھکانے کے دن آئیں گے

مجھ کو طیبہ کے بازار کی ہے طلب
سبز گنبد کے دیدار کی ہے طلب
مجھ کو سرکار سرکار کی ہے طلب
کب میری جان جانے کے دن آئیں گے

دیکھ چوکھٹ کے جلوے خدا کی قسم
ہو نگے سجدوں پہ سجدے خدا کی قسم
ہیں یہ مستوں کے دعوے خدا کی قسم
پہنچ جائیں تو آنے کے دن آئیں گے

ایک مدت سے بس یہ ہی دھن ہو گئی
نہ بجھی بجھی اب تلک نہ بجھی
کہہ رہی ہے یہ مستوں کی تشنہ لبی
کب نگاہوں سے ملنے کے دن آئیں گے

تم پہ قربان جاؤں یا شاہِ اُمم
ہو نگاہِ کرم ہو نگاہِ کرم
کب مٹیں گے غریبوں کے رنج والم
زخمِ دل کب دکھانے کے دن آئیں گے

سجدے بیتابیوں میں رہیں چشم تر
کب جبیں دیکھے گی سبز گنبد کا در
پنجگانہ ادا ہو گی شام و سحر
یہ لگی کب بجھانے کے دن آئیں گے

حاضری ہو گی کب ان کی سرکار میں
یہ تڑپ ہے امیرؔ دلِ زار میں
آرزو ہے محمدؐ کے دربار میں
داستاں کب سنانے امیرؔ آئیں گے

نورِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

جب زمانے میں عیاں نورِ محمدؐ ہو گا
بے نواؤں پہ کرم مولا کا بیحد ہو گیا
کعبہ تو کعبہ ہے لیکن زاہدا مجھ سے نہ پوچھ
عشق کے بند در کا کعبہ سبز گنبد ہو گیا
ہے محمد مصطفیٰ کی پاک نسبت کا ظہور
قابلِ تعظیم جو کہ سنگِ اسود ہو گیا

عرصۂ محشر کی پرسش کا اسے کچھ غم نہیں — ہو گیا اس کا خدا جس کا محمد ہو گیا
جذبۂ عشق و محبت نورِ مطلق کیا کہوں — میم کے پردے میں آ کے احد کے احمد ہو گیا
کیا کہوں اس دل کی منزل کیا کہوں اس کا مقام — گیسوئے واللیل میں جو دل مقید ہو گیا
ہو گی مسجودِ ملک تربت امیرِ صابری — گر رسولِ پاک کے کوچے میں مرقد ہو گیا

ناطقِ قرآں

یا محمد مدد دے ناطقِ قرآں مدد دے — رہبرِ دو جہاں دلبرِ یزداں مدد دے
جلوۂ حسنِ ازل یا شہِ خوباں مدد دے — تم پہ قربان ہو یہ سو جاں سے میری جاں مدد دے
اللہ اللہ شہنشاہِ رسولاں مدد دے — یا شفیعِ مجرماں حامیٔ دوراں مدد دے
میرے ماوا میرے ملجا میرے ایماں مدد دے — ہو کرم بہرِ کرم منبعِ عرفاں مدد دے
مدد دے فیض رساں بہرِ شہیداں مدد دے — مدتوں سے یہ میرا خالی ہے داماں مدد دے
میری وحشت نے کیا چاک گریباں مدد دے — یہ میری نماز عبادت کا ہے ساماں مدد دے

اس امیرِ دلِ پُر درد کے درماں مدد دے
اے طبیبِ دو جہاں ہوں میں لب جاں مدد دے

حاضریٔ مدینہ

مدینے میں کرم سے ان کے جس دم حاضری ہو گی — میرے ارمانوں کی دنیا تماشہ بن گئی ہو گی
کوئی تو پیش ہو گا داورِ محشر سرِ محشر — مگر میری جبیں سرکار کے آگے جھکی ہو گی
کروں گا گنبدِ خضرہ کے جلوے بے حجابانہ — تڑپ کر جان دے دوں گا نگاہ در پہ لگی ہو گی
میری وحشت کا ساماں دیکھ لیں گے دیکھنے والے — میں ان کو دیکھ لوں گا دنیا مجھ کو دیکھتی ہو گی
میرے ہاتھوں میں کاسہ ہو گا میری آرزوؤں کا — گدائی کے لیے سرکارِ طیبہ کی گلی ہو گی
نمازِ عشق کے سجدے کروں گا ان کی چوکھٹ پر — یقیں ہے پھر مکمل بندگی یہ بندگی ہو گی

امیرِ صابری جس وقت پہنچے گا مدینے میں   کہوں کس رنگ میں دیوانے کی دیوانگی ہوگی

ماہِ نور

جہاں میں ماہ انور آگیا ہے   کہ سب نبیوں کا سرور آگیا ہے
مٹیں سب، ظلمتیں ظلمت کدوں کی   چمکتا نورِ انور آگیا ہے
دکھانے کے لیے راہِ حقیقت   وہ گمراہوں کا رہبر آگیا ہے
رہا نہ حشر کا غم عاصیوں کو؟   شفیعِ روزِ محشر آگیا ہے
وہ نورِ کل وہ محبوبِ حقیقی   حجابوں سے وہ باہر آگیا ہے
ہماری رہبری کو خود خدا بھی   باندازِ پیغمبر آگیا ہے

امیرِ صابری گھبرا نہ گھبرا
بلندی پر مقدر آگیا ہے

مدینے والے

مَیں تم پہ صدقے مَیں تم پہ قُرباں   مدینے والے مدینے والے
مٹا دو دل کی خلش کے ارماں   مدینے والے مدینے والے
تڑپ رہی میری بے کسی ہے   نہ بس میں اب میری بے لبی ہے
چلی چلی میری جان اے جاں   مدینے والے مدینے والے
تمھارے بطحا نگر کی گلیاں   قسم ہے خلدِ بریں کی گلیاں
فضا جہاں کی ہے روحِ ایماں   مدینے والے مدینے والے
ہے میرے آقا جسے نوازا   وہ اِک جھلک میں مدینے پہنچا
میرے بھی ہو جائیں ایسے ساماں   مدینے والے

خدا را رُخ سے اُٹھا دو چلمن — دکھا دو حُسنِ خدا کا جوبن
نگاہیں بیٹھی پسارے داماں — مدینے والے مدینے والے
تمہاری چوکھٹ خدا کا در ہے — یہ سبز گنبد خدا کا گھر ہے
فرشتے در پر کھڑے ہیں درباں — مدینے والے مدینے والے
سُنا نہ کوئی نہ دیکھا کوئی — نہ آیا کوئی نہ پایا کوئی

امیرؔ سو جاں سے ہے قرباں
مدینے والے مدینے والے

میرے آقا

دھوم کون و مکاں میں پائی ہے — ان کے جلوؤں کی کیا رسائی ہے
ان کی چوکھٹ کا میں بھکاری ہوں — جن کے قبضے میں سب خدائی ہے
بحرِ طوفاں میں گھر گئی کشتی — میرے آقا تیری دہائی ہے
بادشاہی سے لاکھ بہتر ہے — کملی والے کی جو گدائی ہے
یا محمد تمہارے مستوں میں — بے نیازی کی شان پائی ہے
آپ کے آنے نے شہ کونین — بات بگڑی ہوئی بنائی ہے

جس کے پینے سے کھو گیا ہے امیرؔ
آج ساقی نے وہ پلائی ہے

سیّدِ ذیشان

سرِ محشر وہ جس دم سیّدِ ذیشاں نکلیں گے — ہمارے بھی اسی دن حسرت و ارماں نکلیں گے
کوئی قدموں میں لوٹے گا کوئی دامن سے لپٹے گا — محمد جب شفاعت کو سرِ میداں نکلیں گے
زلیخا دیکھنا جلوے محمد کے تو محشر میں — ہزاروں صدقے ہونے کو مہ کنعاں نکلیں گے

کہوں کیا رنگ لائے گا ہمارا حشر میں آنا — تمہارا جس گھڑی ہم تھام کر داماں نکلیں گے

نہیں کچھ فکر ان کو عرصۂ محشر کے جھگڑے کا — جو دیوانے تمہارے جب تمہیں پہچان نکلیں گے

بنیں گے صورتِ دیوار اس دم اہلِ محشر سب — اُٹھا جب نور کی چلمن مہ تاباں نکلیں گے

عرب کے چاند کی ہو گی ثنا خوانی جو پیشِ حق
امیرِ صابری لے ہاتھ میں دیوان نکلیں گے

عیدِ میلاد

عید میلادِ محمد کا جشن ہوتا ہے — آج محبوبِ خدا جلوہ فگن ہوتا ہے

عندلیبوں نے یہ کی نغمہ سرائی ہر سُو — آج توحید کا آباد چمن ہوتا ہے

قیصر و کسریٰ کے محل اوندھے ہوئے جاتے ہیں — بت پرستی کا جنازہ جو دفن ہوتا ہے

آمنہ بی تھیں دین قدسی مبارک آکر — آج پیدا تیرے گھر شاہِ زمن ہوتا ہے

رونقِ بزمِ جہاں زینتِ عرشِ اعظم — آج کس شان سے وہ جلوہ فگن ہوتا ہے

آج ہے دائی حلیمہؓ کا مقدر چمکا — جس کے گھر جلوۂ حق جلوہ فگن ہوتا ہے

اے امیر اس کے مقدر پہ خدائی صدقے
میرے آقا کا وطن جس کا وطن ہوتا ہے

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رسولِ اکرم شفیعِ عالم خدا کو آخر منا کے مانے
جو درمیاں تھے دوئی کے پردے وہ پردے سارے اُٹھا کے مانے

گئے جو معراج میں محمد نجاتِ اُمت کا خیال دیکھو
کہ ایک سجدے میں کملی والے خدا سے سب کچھ منا کے مانے

تمام عالم میں ہے یہ شہرہ کہ مُردہ زندہ کیے ہیں عیسیٰ
میرے محمد عرب کے دولہا ہزاروں مسیحا بنا کے مانے

وہ نکلے جس سمت سیر کرنے تھا سایۂ نور سر کے اوپر
وہ دشتِ طیبہ کی وادیوں کو فریبِ جنت بنا کے مانے

نہ مانا ابو جہل پر نہ مانا پڑھا ہے شجر و حجر نے کلمہ
تیری نبوت کو یا محمد ملک بھی گردن جھکا کے مانے

نبی ہزاروں جہاں میں آئے مگر یہ قرآں کہہ رہا ہے
جو آئے دُرِّ یتیم ہو کر تمام دنیا پہ چھا کے مانے

امیرؔ جب میں سوئے مدینہ بشوقِ دل سے ہوا روانہ
قدم قدم پر ہزاروں کعبے بنانے والے بنا کے مانے

دلِ بیتاب

دِلِ بیتاب تُو ہے کس لیے نم دیدہ نم دیدہ
وہ پردہ پوش ہیں ان کا کرم پوشیدہ پوشیدہ

یہ ممکن ہے نقاب حسن کے پردے سرک جائیں
نگاہیں عشق کا ہے دیکھنا دزدیدہ دُزدیدہ

تو وہ شمعِ توحید جس کے حُسن کے اُوپر
جسے دیکھا وہ ہے پروانۂ نادیدہ نادیدہ

ہمیں پر ہی نہیں موقوف دعوئے عشق کا کرنا
خدا خود کملی والے کا ہوا گردیدہ گرویدہ

شبِ معراج حق نے یوں کہا سب بخش دی اُمّت
میرے محبوب تو ہے کس لیے رنجیدہ رنجیدہ

اے واعظ تو نہ کر کوشش سمجھ میں آ نہیں سکتا
یہ نکتہ عشق کا ہے کچھ عجب پیچیدہ پیچیدہ
امیرؔ صابری جانا سنبھل کر کوئے جاناں میں
وہاں پر ہر قدم پر ہر قدم لرزیدہ لرزیدہ

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا روضہ

یہ کس کی نگاہوں کا لطف و کرم ہے محمد کا روضہ نظر آ رہا ہے
ہوئے طور پر جلوہ گر جس کے جلوے وہ حُسنِ سراپا نظر آ رہا ہے
عقیدت سے جس دم جبیں ہے جھکائی مجھی میرے سجدوں میں ایسی دہائی
کہوں کیا کہاں تک ہوئی ہے رسائی کہ کعبے کا کعبہ نظر آ رہا ہے
ہوئی آج ان کی وہ نظرِ عطا ہے نگاہیں تو کیا میرا دل دیکھتا ہے
خدا خود مدینے میں جلوہ نما ہے مجھے آج ایسا نظر آ رہا ہے
میرے جذبۂ کامل کا کیا پوچھتے ہو مدینے کی منزل کا کیا پوچھتے ہو
محمد کی محفل کا کیا پوچھتے ہو خدا کا جلوہ نظر آ رہا ہے
محمد کے در پر جو سر کو جھکا دوں قیامت جو آئے تو پھر بھی نہ اٹھوں
شریعت کا ڈر ہے نہیں صاف کہہ دوں خدا چلتا پھرتا نظر آ رہا ہے
تڑپتے ہیں نالے سسکتی ہیں آہیں نہ دیکھیں نہ دیکھیں مدینے کی راہیں
پڑیں سبز گنبد پہ جس دم نگاہیں وہ عرشِ معلیٰ نظر آ رہا ہے
امیرؔ آج درپیش ایسا سفر ہے میرا گویا عرشِ بریں پر گزر ہے
وہی دیکھتا ہے جو اہلِ نظر ہے دو عالم کا داتا نظر آ رہا ہے

خزینۂ عشق

نہ فرش و عرش ہے نہ طور ہے نہ سینہ ہے
خدا کا گھر ہے محمد کا جو مدینہ ہے

رُوح الامین نہ سمجھا یہ عرش کی ہے دنیا
ادب کی جا ہے محمد کا یہ مدینہ ہے

یہ خانہ کعبہ تو مانا کہ خانہ کعبہ ہے
مگر جو کعبے کا کعبہ ہے وہ مدینہ ہے

خیال ان کا ہو یاد ان کی درد ہو ان کا
یہی ہے عشق یہی عشق کا خزینہ ہے

تمہارے لطف و کرم پر یہی فیصلہ ٹھہرا
پہنچ گیا لبِ ساحل میرا سفینہ ہے

خدا یہ رکھے رہے حشر تک میرے دل میں
نبی کا داغِ محبت بنا نگینہ ہے

امیرِ صابری چاہے تو جس جگہ جانا
نگاہِ مرشدِ کامل وہاں کا زینہ ہے

فضائیں خُلد

فضائیں خُلد کی دیکھیں مدینے کی فضاؤں میں
خدا کی سب ادائیں ہیں محمد کی اداؤں میں

عجب ہی منبعِ جود و سخا سرکارِ بطحا کا
شہنشاہوں کو دیکھا ہے محمد کے گداؤں میں

یہ واعظ میں نہ عابد میں نہ دیکھا خشک زاہد میں
مجھے جو کچھ نظر آیا فقیروں کی دعاؤں میں

نہ مرنا مجھ کو آتا ہے نہ جینا مجھ کو آتا ہے
ہے میری زندگی کا فیصلہ ان کی اداؤں میں

شرابِ صابری کے کیف کی ہیں مستیاں دیکھو
اُڑا جاتا ہے دل میرا مدینے کی ہواؤں میں

امیرِ صابری اس سبز گنبد میں نظر آیا
خدا کا عین جلوہ اس کے جلوؤں کی ضیاؤں میں

صلِّ اعلیٰ

خدا کی جو ادا ہے وہ ادا صلِّ اعلیٰ کی ہے
خدا کے گھر کی سب دولت محمد مصطفیٰ کی ہے

خدا نے عشق کی دنیا کی جب بنیاد رکھی تھی
انھیں سے ابتدا کی ہے انھیں پر انتہا کی ہے

ستارے چاند سورج یہ جو گردش کرتے رہتے ہیں
تلاش ان کو میرے آقا تمھارے نقشِ پا کی ہے

یہ کیا شانِ کرم ہے میرے کالی کملی والے کی
کسی نے گر جفا کی ہے محمد نے وفا کی ہے

یہ اخلاقِ محمد ہے یہ اخلاقِ محمد ہے
خطا کاروں پہ بھی سرکار نے نظرِ عطا کی ہے

جدھر دیکھوں اُدھر جلوے ہی جلوے ہیں محمد کے
یہ سب جلوہ گری شمس الضحیٰ بدر الدجیٰ کی ہے

وہ جلوہ گر ہیں طیبہ میں امیرِ صابری لیکن
تجلی گوشے گوشے میں محمد مصطفیٰ کی ہے

اَللّٰہُ غَنِی

شان اس در کی وہ اللہ غنی دیکھی ہے
بات بگڑی ہوئی اس در پہ بنی دیکھی ہے

حسن ہے حسن جہاں ہاشمی و مطلبی
اور ادا دیکھی تو مکی مدنی دیکھی ہے

جان دے دیں گے جو پہنچیں گے درِ اقدس پر
دل میں دیوانوں کے یہ بات ٹھنی دیکھی ہے

اللہ اللہ رے کیا ذاتِ مقدس ان کی
عرصۂ حشر میں بخشش کی دھنی دیکھی ہے

تیری جنت نہ نگاہوں میں جچیگی رضواں
میری آنکھوں نے بہارِ مدنی دیکھی ہے

بات کہنے کی نہیں پاس شریعت ہے مجھے
آپ کی شان وہ اللہ غنی دیکھی ہے

عرصۂ حشر میں اس شان سے پہنچا ہے امیر
سر پہ چادر تیری رحمت کی تنی دیکھی ہے

گنبدِ خضرہ

زہے نصیب کہ طیبہ کے ہم دیار چلے
نبی کے خاک نشینوں کے خاکسار چلے

وشا کہ گنبدِ خضرہ کی دید کے طالب
ہزاروں جنتیں کرتے ہوئے نثار چلے

ملا جو راہ میں کعبہ تو بادہ نوش ان کے
نہ ٹھہرے سر کو جھکایا تو کوئے یار چلے

یہ در وہ در ہے کہ اس در کی عظمتیں دیکھو
جھکا کے سر کو یہاں لاکھوں تاجدار چلے

تمام راہیں تھیں کیف و سرور میں ڈوبیں
جدھر کو ساقیِ کوثر کے بادہ خوار چلے

عطا و بخشش و رحمت کو دیکھ کر ان کے
خرام ناز میں ڈوبے گنہگار چلے

چلے کسی کے مقدر مثالِ برق امیر
مگر غریبوں کے ارماں بے قرار چلے

مرتبۂ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

سمجھ سے دور ہے کیا مرتبہ سمجھوں محمد کا
جو ہے مفتوں خدا کا بس وہی مفتوں محمد کا

فرشتے آن کر ہونٹوں کو میرے چوم لیتے ہیں
میں جب دم جس گھڑی بھی نام لیتا ہوں محمد کا

اے زاہد میرا تیرا فیصلہ ہوگا قیامت کو
تو ہے جنت کا دیوانہ مگر میں ہوں محمد کا

ہزاروں انبیاء آئے مگر ایسے نہیں آئے
محمد ہیں خدا کے اور خدا مفتوں محمد کا

میرا دیوانہ پن محشر میں کام آیا تو خوب آیا
کبھی کہہ دوں خدا کا ہوں کبھی کہہ دوں محمد کا

کہے یہ قیس دیوانہ بھلا تم پوچھتے کیا ہو
میاں لیلیٰ ہے کہنے کو میں ہوں مجنوں محمد کا

امیرؔ صابری دردِ محبت کی ضرورت ہے
کسی صورت سے درد و غم ملے تو لوں محمد کا

دردِ محبت

جو عزم جانبِ طیبہ کا اختیار کیا
تو میں نے دردِ محبت کو ہم کنار کیا

دیارِ طیبہ میں رکھا قدم تو فوراً ہی
جبینِ شوق نے سجدہ ہزار بار کیا

نگاہِ گنبدِ خضریٰ پہ جب پڑیں جا کر
تو میں نے جامۂ ہستی کو تار تار کیا

مدینے پہنچا تو ان بے قراریوں کی قسم
وہ بے قرار تھا عالم کو بے قرار کیا

یہ شان ہے میرے بطحا نگر کے دولہا کی
خدا نے رازِ حقیقت کا راز دار کیا

نبی کے حسن کی جلوہ نمایاں دیکھو
نقاب اُٹھا تو توحید کا نکھار کیا

طوافِ کعبہ کیا گویا لاکھ بار امیرؔ
طوافِ کوئے محمد جو ایک بار کیا

تجلّیاں

یا ربّ رسولِ پاک کا روضہ نصیب ہو
تجن کا ہوں اُن کے سامنے رہنا نصیب ہو

کوہِ طور کی تجلیاں موسیٰ کو ہوں نصیب
مجھ کو مدینے والے کا جلوہ نصیب ہو

مر جاؤں گا نہ آؤں گا مٹ جاؤں گا وہیں
ان کی گلی کا ایک جو پھیرا نصیب ہو

جس در پہ آنا جاتا ہے جبرائیل کا
اس در کا کاش مجھ کو بھی سجدہ نصیب ہو

اب یہی آرزو ہے کہ ان کے حضور میں
مرنا نصیب ہو مجھے جینا نصیب ہو

بس یہی زندگی ہے میری یہی بندگی
فرقت میں ان کی مجھ کو تڑپنا نصیب ہو

جز اس کے امیرؔ نہیں کوئی آرزو

خیر الوریٰ آئے

پڑھو صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ خیر الوریٰ آئے
ہوا روشن جہاں شمس الضحیٰ بدر الدجیٰ آئے
مٹیں سب ظلمتیں ظلمت کدوں کی بت گرے اُلٹے
بجا توحید کا ڈنکا حبیبِ کبریا آئے
ستارہ تیری قسمت کا کہوں کس اوج پر چمکا
حلیمہ تیرے گھر میں آج محبوب خدا آئے
ہوا ہے فرش سے تا عرش شہرہ ان کی آمد کا
محمد مصطفیٰ آئے محمد مصطفیٰ آئے
گنہگارو نہ گھبراؤ نہ گھبراؤ نہ گھبراؤ
وہ بخشش کے دھنی اور شافعِ روزِ جزا آئے
درود اُن پر سلام ان پر فرشتے بھیجتے پیہم
کہوں کس شان سے وہ تاجدار انبیاء آئے
امیر صابری انسان کو انساں بنانے کو
خدا کی رحمتیں لے کر شہ ہر دو سرا آئے

دیارِ عشق

دیارِ عشق میں وہ پُر سکوں مقام آیا
کہ بار بار محمد کا لب پہ نام آیا
نگاہیں گنبدِ خضرہ پہ جب پڑیں جا کر
درود آیا زباں پر کبھی سلام آیا
کوئی تو طور پہ ہونے کو ہمکلام گئے
مگر مدینے میں خود صاحب کلام آیا
جہاں کہیں میری منزل میں لغزشیں آئیں
تمہاری یاد تمہارا خیال کام آیا
گنہگاروں کی بگڑی بنی خدا کی قسم
وہ کملی والا جو محشر میں بزمِ عام آیا

کسی کی خاص نگاہوں کا ہے کرم بیحد
زہے نصیب کہ میری طرف بھی جام آیا
امیرِ صابری بے دام آج بکنے کو
میرے حضور مدینے میں یہ غلام آیا

سُلطانِ زَمن

عرش پہ پہنچے ہیں سلطانِ زمن آج کی رات
بن گئی فرش سے تا عرش دلہن آج کی رات

ذات میں ذات ملی طالب و مطلوب سلے
اللہ اللہ ہو مبارک یہ ملن آج کی رات

چاند ھنا ہو گیا کافور ہوئیں ظلمتیں سب
آیا توحید کا جو بن پہ چمن آج کی رات

دعوتِ عشق تھی معراج کی شب حسن کے گھر
کیف میں ڈوبا محبت کا چلن آج کی رات

مٹ گئے آج محمد کے تصدق سے سبھی
ہم گنہگاروں کے سب رنج و محن آج کی رات

جس طرف دیکھا معطر ہوئی دنیا ساری
چار سو پھیلا ہے کیا مشک ختن آج کی رات

بہرِ تنظیم جھکا آپ کے قدموں پہ امیرؔ
دیکھ کر ان کی پھبن چرخِ کہن آج کی رات

کُوچۂ عشق

عرشِ اعلیٰ کا نقشہ دیارِ حبیب ہے
خُلدِ بریں کا جلوہ دیارِ حبیب ہے
واعظ تجھے تو کعبے کا جانا نصیب ہو
میرے لیے تو کعبہ دیارِ حبیب ہے

کوئی کمی نہیں اُسے کوئی کمی نہیں
وہ غنی ہے جو منگتا دیارِ حبیب ہے

ہر روز بٹتی رہتی ہے کونین کی دولت
جود و سخا کا منبع دیارِ حبیب ہے

کعبہ نثار گنبدِ خضرہ کی دید پر
جنت کا عین نقشہ دیارِ حبیب ہے

صبر و سکوں کا ہاتھوں سے دامن چھوٹ گیا
آنکھوں نے جب سے دیکھا دیارِ حبیب ہے

مٹ جا امیرؔ صابری اس بات پہ مٹ جا
کوچۂ عشق کوچہ دیارِ حبیب ہے

نورِ مجسم

ہیں نورِ مجسم مدینے کی گلیاں
نہیں خلد سے کم مدینے کی گلیاں

محمد کے نقشِ قدم کی بدولت
بنی عرشِ اعظم مدینے کی گلیاں

اے رضواں تیری خلد کو ہم نہ دیکھیں
اگر دیکھ لیں ہم مدینے کی گلیاں

تڑپتی ہے بے تاب ہے دیکھنے کو
میری چشمِ پرنم مدینے کی گلیاں

نہ دیکھے پہ قرباں ہیں دین و ایمان
ہو گیا دیکھ لیں جو مدینے کی گلیاں

یہ ہے کملی والے کی نظروں کا صدقہ
بٹے آبِ زمزم مدینے کی گلیاں

امیرؔ حزیں جبکہ کعبے نے دیکھیں
وہیں ہو گیا خم مدینے کی گلیاں

بابِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ہیں حسنِ خدا آنجنابِ محمد
کتابِ خدا ہے کتابِ محمد

بشر اپنے جیسا جو کہتے ہیں ان کو
اگر ہے تو لائیں جوابِ محمد

سمجھ سے بہت دور ان کو سمجھنا
ہوئے ہیں جو مستِ شرابِ محمد

گنہگار ہوں وہ نہ جس کا ٹھکانا
مگر ہے کرم بے حسابِ محمد

رسولوں میں ممتاز سلطان ٹھہرے
کیا حق نے وہ انتخابِ محمد
چلو چل کے دامانِ امید بھر لو
جو بابِ کرم ہے وہ بابِ محمد
امیرِ حزیں میں ازل سے ہوں واقف
نہ جب تھا نہ اب ہے جوابِ محمد

کیا شانِ مقدّس

کیا شانِ مقدس شہ مکی مدنی ہے
کونین میں بس ان کی ہی جلوہ فگنی ہے
کیا غم ہو ہمیں حشر کا کہلاتے ہیں جن کے
اللہ کا محبوب ہے بخشش کا دھنی ہے
جس دل پہ داغِ عشقِ محمد ہے منقش
نایاب نگینہ ہے وہ لعلِ یمنی ہے
سالک جسے نظر آئے وہ سرکارِ دو عالم
مجذوب جو دیکھا تو اویس قرنی ہے
کیوں غم ہو مجھے حشر کا اے رحمتِ عالم
چادر تیری رحمت کی میرے سر پہ تنی ہے
سرکارِ دو عالم مجھے اب در پہ بلا لو
بے زر ہوں میں بے پر ہوں غریب الوطنی ہے
کیوں ہو امیرِ صابری کو حشر کا خدشہ
گر تیرا کرم ہے تو میری بات بنی ہے

شاہ عرب

گدائے شاہِ عرب ہوں فقیرِ راہ نہیں
فقیر وہ ہوں کہ نظروں میں بادشاہ نہیں
غبارِ کوئے محمد ہوں گردِ راہ نہیں
بدل نہ دے جو مقدر کو وہ نگاہ نہیں
خبر نہیں کہ کہاں پر پہنچ گیا ہوں میں
جہاں پہ جلوہ ہی جلوہ ہے جلوہ گاہ نہیں
کھلا ہے بابِ کرم آؤ جھولیاں بھر لو
کہ اس سے بڑھ کر کوئی اور بارگاہ نہیں
تمہارا لطف و کرم ہو تو بات بنتی ہے
وگرنہ مجھ کو جہاں میں کہیں پناہ نہیں
یہ میکشی میرے ایمان کی شہادت ہے
تمہارے ہاتھوں سے پی لوں تو کچھ گناہ نہیں

امیرؔ صابری یہ دل میں ٹھان لی میں نے
کہ میرا سر نہیں یا آج سجدہ گاہ نہیں

شاہِ بطحا

میں تم پہ قرباں یا شاہِ بطحا کبھی تو در پہ بلایا ہوتا
اس سبز گنبد کی جالیوں سے خدا کا جلوہ دکھایا ہوتا
نماز میری ادا ہو جاتی، یہ جان تم پہ فدا ہو جاتی
تمھاری چوکھٹ پہ بہرِ سجدہ جو سر کو میں نے جھکایا ہوتا
اُٹھا کے وہ نورِ حق کا پردہ، دکھا کے حُسنِ کرم کا جلوہ
بیگانہ خود سے دیوانہ اپنا اے جانِ عالم بنایا ہوتا
میں تم پہ صدقے میں تم پہ قرباں، مٹا دو دل کی خلش کے ارماں
نیاز مندوں کی بے نیازی کا جلوہ دکھایا ہوتا
کبھی جو میں سوئے طیبہ جاتا، سفر میرا ایک معجزہ دکھاتا
قدم قدم پر محبتوں کا امیرؔ کعبہ بنایا ہوتا

مکینِ کعبہ

رسولِ عربی اے اُمّی لقبی کہوں میں کیا کیا تمھیں کو دیکھا
کلیم نے طور پر جو دیکھا ہے عام چرچا تمھیں کو دیکھا
لے میرے آقا اے میرے مولا اے میرے والی میرے ملجا
میری نگاہ کو نہیں ہے دھوکا مکینِ کعبہ تمھیں کو دیکھا
نہ کوئی ہمسر نہ کوئی ثانی تمھارا اے آمنہ کے جانی

یہ بات آخر کہی ہے مانی خدا کا جلوہ تمھیں کو دیکھا
نظر نظر سے پلائی ہے ایسی کہ مستوں میں ہے یہ دہائی

پکارتی شانِ کبریائی پلانے والا تمھیں کو دیکھا
وہاں بھی دیکھا یہاں بھی دیکھا عیاں بھی دیکھا نہاں بھی دیکھا

غرض یہ ہے کہ جہاں بھی دیکھا یا شاہِ بطحا تمھیں کو دیکھا
میں جاؤں قربان یا محمد یہ آپ کی شان یا محمد

جہاں پہ پہنچا نہ کوئی ٹھہرا وہاں سراپا تمھیں کو دیکھا
ہوئے ہیں روزِ ازل سے بیماں تڑپ تڑپ کر کہیں یہ ارماں

امیر ایسی نگاہ کے قرباں کہ جس نے دیکھا تمھیں کو دیکھا

مدینے کا سفر

محمد مصطفیٰ کے عاشقوں کا یوں سفر ہو گا
فرشتے ہم سفر ہوں گے خدا خود رہبر ہو گا

ہماری زندگی کا فیصلہ ہو گا تو یوں ہو ہو گا
محمد کا جو در ہو گا تو دیوانوں کا سر ہو گا

گنہگاروں کی بخشش کا جو محشر میں سوال آیا
جدھر ہوں گے محمد بس خدا بھی خود ادھر ہو گا

محمد کے فقیروں پر نچھاور دو جہاں کر دوں
جہاں ان کا گذر ہو گا فرشتوں کا گزر ہو گا

اسے کیا غم ہے دوزخ کا اسے کیا فکر محشر کا
جو ہو گا کملی والے کا وہ بے خوف و خطر ہو گا

نگاہیں گنبدِ خضرہ سے جب ٹکرا گئیں میری
لبوں پہ یا محمد ہو گا دو ٹکڑے جگر ہو گا

امیرِ صابری جب موت آئی دیکھ لینا تم
نہ گھر ہوگا نہ در ہوگا مدینے کا سفر ہوگا

مکّی مَدنی

کھویا تھا مجھے میری ہی دنیا طلبی نے
کیا خوب سنبھالا ہے رسولِ عربی نے

سب فلسفی دنیا کے نرے فلسفہ سمجھے
قرآں کا سبق دے دیا امّی لقبی نے

آئے تھے وہ انساں کو انساں بنانے
کیا دھوم مچا ڈالی ہے مکّی مدنی نے

عرفانِ محمد کو نہ سمجھا کوئی سمجھا
کچھ سمجھا تو قرنی و بلالِ حبشی نے

ہر سمت سے رحمت کی گھٹائیں امنڈ آئیں
کملی میں لیا جس گھڑی امت کو نبی نے

منہ تکتے ہوئے رہ گئے سب اہلِ قیامت
وہ کام کیا حشر میں بخشش کے دھنی نے

پہنچا امیری صابری جب ان کی گلی میں
سجدوں پہ کیے سجدے میرے دل کی کلی نے

تمنّائے مدینہ

آجاتے ہیں سرکار جو یاد آئے مدینہ
دن رات تڑپتی ہے تمنائے مدینہ

روتے ہیں پھوٹ پھوٹ کے سب حسرت وارماں
آہوں سے نکلتی ہے صدا ہائے مدینہ

جچتی نہیں نگاہوں میں جنت تیری رضواں
جنت سے لاکھ بڑھ کے ہے صحرائے مدینہ

نہ خلد میں جانے کا طلب گار ہوں آقا
یا شاہِ مدینہ مجھے مل جائے مدینہ

فریاد ہے فریاد دہائی ہے دہائی
سلطانِ مدینہ مجھے تڑپائے مدینہ

یہ ناز ہے یہ ناز ہے کہلاؤں تمہارا
ماوا میرے ملجا میرے مولائے مدینہ

دیکھا امیرِ صابری وہ گنبدِ خضرہ
ہے مرکزِ انوارِ تجلائے مدینہ

خُدا کی خدائی

اگر صورت مصطفیٰ دیکھ لی
سمجھ لو کہ شکلِ خُدا دیکھ لی

خدا کی خدائی خدا کی قسم
محمد پہ ہوتی فدا دیکھ لی

جھلک تھی محمد کی سمجھے یہ لوگ
کہ موسیٰ نے شکل خدا دیکھ لی

مدینے کی چوکھٹ کی جو شان ہے
وہ کعبے نے گردن جھکا دیکھ لی

بلا جو محمد کے در سے بلا
خدا کی نبی کر التجا دیکھ لی

بجز ان کے دیدار کے کچھ نہیں
زمانے کی کر کے دوا دیکھ لی

نہ جنت کا طالب رہا ہے امیر
مدینے کی جنت فضا دیکھ لی

دوبارہ نہ ہوگا

محمد کے در سے کنارا نہ ہوگا
کنارا ہوا تو گزارا نہ ہوگا

جھکا ہے نہ جو کملی والے کے در پہ
کوئی ایسا قسمت کا مارا نہ ہوگا

کرم یا محمد کرم یا محمد
بھلا کون جس نے پکارا نہ ہوگا

نہ بگڑی بنے گی کوئی بات اس کی
محمد کا جس کو سہارا نہ ہوگا

جھکا دے جھکا دے جبین عقیدت
محبت کا سجدہ دوبارہ نہ ہوگا

محمد محمد پکارے گی دنیا
سرِ حشر اور کوئی چارا نہ ہوگا

اسیر حزیں حشر کو دیکھ لینا
بجز ان کے کوئی ہمارا نہ ہوگا

دُرِّ یتیم

خوشا دل کہ تیرا کلیم آگیا ہے
کرم سائی کوثر قسیم آگیا ہے

کیا جس نے ظلمت کدوں میں اجالا
وہی آج نورِ قدیم آگیا ہے

نگاہ اللہ والوں کی کہتی ہے دیکھو
جو ہے لامکاں کا مقیم آگیا ہے

رہا نہ ہمیں روزِ محشر کا کھٹکا
شفاعت کو دُرِّ یتیم آگیا ہے

محمد کے نقشِ قدم چومنے کو
مدینے میں عرش عظیم آگیا ہے
محبت کے بیمارو جاگو تمہارا
ہر اک دردِ دل کا حکیم آگیا ہے
امیر آج چمکا ہے اپنا مقدر
چمکتا وہ نورِ قدیم آگیا ہے

جلوہ نما

بتاؤں کون ہے جلوہ نما مدینے میں
ہے اوڑھے میم کا برقعہ خدا مدینے میں
نہ مرنا آتا ہے مجھ کو نہ جینا آتا ہے
ہے میری زندگی کا فیصلہ مدینے میں
مدینہ دیکھنے والوں نے دیکھا کعبے کو
درِ رسول پہ جھکتا ہوا مدینے میں
جسے خزانۂ کونین کہتی ہے دنیا
مجھے تو مل گیا وہ بے بہا مدینے میں
میں ان نگاہوں کا زاہد ہوں دیکھنے والا
کہ جن نگاہوں نے دیکھا خدا مدینے میں
توہینِ عشق نہ کر زاہد خدا کے لیے
جناب عشق کا چلتا پتہ مدینے میں
امیر صابری صدقہ مدینے والے کا
گلی گلی میں پھروں مانگتا مدینے میں

سائلِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

یں ہوں سائلِ محمد میری آرزو نہ پوچھو
جو عدم سے مجھ کو لائی ہے وہ جستجو نہ پوچھو
منکر نکیر سُن لو جو چاہو مجھ سے پوچھو
ہے امانت محبت میری آرزو نہ پوچھو
میرے پاؤں چومتی ہے آ آ کے بادشاہی
میں گدائے مصطفیٰ ہوں میری آبرو نہ پوچھو
ہے بندھا تصور ایسا نہ پتہ رہا ہے اپنا
کہوں کیا کہ کون ہے اب میرے روبرو نہ پوچھو
نہ ہوا ہے اور نہ ہو گا نہ سنا نہ کوئی دیکھا
میں مِٹا ہوا ہوں جس پر وہ خوبرو نہ پوچھو
وہ پلا رہے ہیں ایسی نظریں مِلا مِلا کر
نہ شراب و شیشہ ساغر مینا صبو نہ پوچھو
در در کی ٹھوکروں پر نہ حضور مجھ کو ٹالو
پوچھے گا کون گر تم میرے ماہ رُو نہ پوچھو
گر لاکھ جنیں ہوں واعظ نثار کر دُوں
میرا جس جگہ ہے مسکن میری آبِ جو نہ پوچھو
اس امیرِ صابری کی نسبت جو پوچھنی ہو
یہ ہے نکتۂ محبت اسے بے وضو نہ پوچھو

شانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

تفسیر ہے قرآن کی عنوان محمد کا
ارشادِ خداوندی فرمان محمد کا

نہ جسم احد کا ہے نہ سایہ ہے احمد کا
نجدی بھلا کیا سمجھے عنوان محمد کا

مستوں کو ہوا حاصل مستوں نے ہی سمجھا ہے
فیضان محمد کا عرفان محمد کا

صورت میں محمد کی طیبہ میں خدا آیا
جبریل جو ٹھہرا ہے دربان محمد کا

جس کو ہے نظر آیا بے ساختہ بول اُٹھا
دیکھو رُخِ زیبا ہے قرآن محمد کا

اس دل کی حقیقت کو بس اہلِ نظر جانے
جس دل میں لگا آکر پیکان محمد کا

تجھ کو ہے غم امیر کیا محشر کی تیزیوں کا
ہاتھوں میں جب ہے تیرے داماں محمد کا

تاجدارِ دو عالم

میں قربان اے تاجدارِ دو عالم
سکونِ دلِ بے قرارِ دو عالم

وہ جلوہ نمائی خدا کی دہائی
وہ ہے حُسنِ حُسنِ بہارِ دو عالم

اشارہ تمھارا ہے مرضی خدا کی
اے محبوبِ پروردگارِ دو عالم

جو چاہیں وہ ہو جائے چشمِ زدن میں
دیا حق نے وہ اختیارِ دو عالم

ٹھکانے لگایا ہے بھٹکے ہوؤں کو
تو وہ شمعِ رہ گزارِ دو عالم

کرم وہ کیا بات بگڑی بنا دی
عجب ذات ہے وہ جوارِ دو عالم

امیر اب تو سوئے مدینہ کو چل دے
مدینے کا والی قرارِ دو عالم

وَحدَہٗ لَاشَرِیکَ

اللہ اللہ

اُترتے ہیں تم پر سلام اللہ اللہ
خدا نے کیا احترام اللہ اللہ

وہیں تیرے دیوانوں کی عید ہو گی
جہاں ہو گا دیدارِ عام اللہ اللہ

ہے دیوانوں میں دیکھا دیوانہ قرنی
غلاموں میں حبشی غلام اللہ اللہ

جو رومی و سعدی و جامی کو بخشا
پلا دو مجھے بھی وہ جام اللہ اللہ

جو اہلِ نظر ہیں وہی جانتے ہیں
جو شان آپ کی جو مقام اللہ اللہ

نمازِ محبت ادا ہوتی اس کی
ہوا عشق جس کا امام اللہ اللہ

امیرِ حزیں کو نہیں فکرِ محشر
ہے محشر میں ان کا نظام اللہ اللہ

حُسنِ کمال

محمد کا حُسنِ کمال اللہ اللہ — نہیں کوئی جس کی مثال اللہ اللہ
جو موسیٰ نے دیکھا سرِ طور جلوہ — وہ تھا آپ کا ہی جمال اللہ اللہ
حقیقت میں حق کی عبادت یہی ہے — کہ یاد ان کی ان کا خیال اللہ اللہ
کیا ہر قدم پر ہے مردوں کو زندہ — ہے معجزہ نما ان کی چال اللہ اللہ
دو ٹکڑے کیا چاند لوٹایا سورج — ان کی ہر ہر ادا ہے کمال اللہ اللہ
ہے جا کے چوتھے فلک ابنِ مریم — ہوا حق سے ان کا وصال اللہ اللہ

امیرِ حزیں کو بلاؤ گے کب تک
بتا دو مہینہ وہ سال اللہ اللہ

فُرقتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

تمہاری فرقت میں یا محمد تڑپ تڑپ کر گزر رہی ہے
یہ آنکھیں پھڑکیں نگاہیں تڑپیں نظر مدینے لگی ہوئی ہے

میں صدقے اے تاجدارِ بطحا — دکھا دو مجھ کو بہارِ بطحا
میں اڑ کے پہنچوں دیارِ طیبہ کہ دل میں ایسی تڑپ اٹھی ہے

میں جاؤں صدقے میں جاؤں پل پل — میں چوموں قدموں کو دھوؤں مل مل
اے جانے والے مجھے بھی لے چل دعائیں دے میری بیکسی ہے

وہ سبز گنبد سنہری جالی — میں جاؤں قرباں عرب کے والی
کرم کی تم نے نگاہ ڈالی تو بات بگڑی ہوئی بنی ہے

مدینہ دیکھوں تو دیکھوں جنت — تڑپ رہی ہے یہ دل میں حسرت

خدا جو رکھے رہے سلامت اسی کے پردے میں زندگی ہے
نہ بند آنکھوں کی ہو روانی اسی میں پنہاں ہے زندگانی
کہانی اپنی کہوں زبانی بلائیں در پہ یہ لو لگی ہے
امیر اپنی یہ آرزو ہے امیر اپنی یہ جستجو ہے
امیر اسی میں ہے زندگی اپنی جو ٹیس دل میں اٹھی ہوئی ہے

پروانے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے

کس کیف میں ڈوبے ہیں دیوانے محمد کے
پی پی کے جئے جاتے ہیں مستانے محمد کے
کوثر کی شرابوں سے بھر بھر کے پئے جاؤ
پُر ہیں مئے عرفان سے میخانے محمد کے
مرجانا ہی جینا ہے اس عشق کے کوچے میں
کہتے ہیں سرِ محفل پروانے محمد کے
اک جام کے بدلے میں وہ دیکھو لٹاتے ہیں
کونین کی دولت کو مستانے محمد کے
راہی ہو مدینے کا آجائے نظر کوئی تو
دامن سے لپٹتے ہیں دیوانے محمد کے
اس سرورِ عالم کی جب یاد ہے تڑپاتی
حوروں سے خدا سنتا افسانے محمد کے
محشر میں امیر ایسا ہنگامہ نظر آیا
مستوں نے ہی پہچانے مستانے محمد کے

قربان یا مصطفیٰ

رسولوں کے سلطان یا مصطفیٰ
دو عالم ہیں قربان یا مصطفیٰ
مدینے کی بستی کے ہر ذرّے پر
تصدق دل و جان یا مصطفیٰ
مروں تو مدینے میں آ کر مروں
یہ ہے دل میں ارمان یا مصطفیٰ
خدا کو ہے یا آپ کو ہے حضور
محبت کی پہچان یا مصطفیٰ
کرم کیجئے آج بھر دیجئے
اُمیدوں کا دامان یا مصطفیٰ
جدھر دیکھتا ہوں اُدھر بٹ رہا
تمہارا ہی فیضان یا مصطفیٰ
میری زندگی ہے کرم آپ کا
ہے یہی میرا ایمان یا مصطفیٰ
تیرے سبز گنبد کے جلوے کو ہم
تڑپتے ہیں بے جان یا مصطفیٰ
حضوری میں پہنچے یہ کیسے امیر
کچھ نہیں پاس رکھنا میں سامان یا مصطفیٰ

تاجدارِ طیبہ

وہ تاجدارِ طیبہ جلوہ نما ہوا ہے
آمد پہ جن کی دیکھو کعبہ جھکا ہوا ہے
ظلمت کدوں کی ظلمت کافور ہو رہی ہے
نورِ نبی کا دیکھو ہر سمت چاندنا ہے
وہ لال آمنہ کا وہ کشورِ دو عالم
توحیدِ حق کا رہبر سرتا پا حق نما ہے
جس نے کیے منور دونوں جہاں حلیمہ

گودی میں آج تیری وہ نور آ گیا ہے
وہ آفتاب چمکا جس کی تجلیوں نے
بھٹکے ہوؤں کو حق کا رستہ دکھا دیا ہے
پیدا ہوئے محمد سب بت کدہ میں اُٹھے
توحید حق کا ہر سو ڈنکا بجا ہوا ہے
کوئی امیر ان کا ہمسر ہوا نہ ہو گا
نبیوں کا پیشوا ہے محبوب کبریا ہے

راج دُلارے

اے آمنہ کے راج دُلارے نظر آجا
اے جلوۂ قدرت کے نظّارے نظر آجا
تم ناطقِ قرآں ہو قرآن ہے شاہد
توحید میں ڈوبے ہوئے پارے نظر آجا
بیتاب ہیں بے چین ہیں سب چاہنے والے
اے گنبدِ خضرہ کے نظارے نظر آجا
اب تو کرم فرمایئے سرکارِ مدینہ
دن ہم نے تڑپ کر ہیں گزارے نظر آجا
کب تک پھریں ہم ٹھوکریں کھاتے ہوئے دَر دَر
اُمیدوں کی دنیا کے سہارے نظر آجا
تم کو نہ پکاریں تو پکاریں بھلا کِس کو
اللہ کی رحمت کے اشارے نظر آجا

جو درد امیر صابری کو آپ نے بخشا
تم ہی ہو اسی درد کے چارے نظر آجا

جی چاہتا ہے؟

تیرے آستانے کو جی چاہتا ہے
کہیں بھی : جانے کو جی چاہتا ہے
دُہائی ہے اے تاجدارِ مدینہ
مدینے میں آنے کو جی چاہتا ہے
بہت دُور رکھا ہے چشمِ کرم سے
بہت پاس آنے کو جی چاہتا ہے
جہاں جلوہ گر ہیں محمد کے جلوے
وہاں آنے جانے کو جی چاہتا ہے
تجلی بھرے سبز گنبد سے یارب
یہ آنکھیں ملانے کو جی چاہتا ہے
مِلا ہے مقدر سے وہ آستانہ
نہ اب سر اُٹھانے کو جی چاہتا ہے
امیرِ آج ساقی نے خود کہہ دیا ہے
تجھے کچھ پلانے کو جی چاہتا ہے

تابِ نظر

طلب کا دامن کشادہ کر لیں نظر کو تابِ نظر بنائیں
چلو محمد کے آستاں سے تجلیاں کچھ سمیٹ لائیں

یہ آرزو ہے مدینے جا کر درِ محمد پہ سر جُھکا کر
اس سبز گنبد کی تھام جالی یہ درد جن کا انھیں سنائیں
بس آج صبر و سکوں کا دامن ہمارے ہاتھوں سے چھٹ گیا ہے
چلو جہاں کی لگی ہوئی ہے انھیں کی نظروں سے چل بجھائیں
میں صدقے اے تاجدارِ بطحا میں صدقے اے تاجدارِ بطحا
جنھوں نے دیکھی ہیں تیری گلیاں وہ خُلد کو کیوں نظر میں لائیں
طلب نہ خُلدِ بریں کی مجھ کو نہ فکرِ دوزخ کی نار کا ہے
امیر راضی ہوں مَیں اُسی میں جو کملی والے کی ہیں رضائیں

ذکرِ حبیب

جہاں ذکرِ حبیب ہوتا ہے — خود خدا بھی قریب ہوتا ہے
جس کو چاہا اُنسے نواز لیا — اپنا اپنا نصیب ہوتا ہے
جب میں ہوتا ہوں سامنے اُن کے — وہ بھی منظر عجیب ہوتا ہے
ان کی نظرِ کرم سے بنتا ہے — جس کا بگڑا نصیب ہوتا ہے
سبز گنبد کے دیکھنے والا — کتنا صاحبِ نصیب ہوتا ہے
کملی والے کے جو قریب ہُوا — وہ خدا کے قریب ہوتا ہے
اُس کا جلوہ خدا کا ہوتا ہے — جس کو وصلِ حبیب ہوتا ہے
ان کی چوکھٹ کے مانگنے والا — کون کہتا غریب ہوتا ہے
جس کو جس نے دیا ہے دردِ امیر — اُس کا وہ ہی طبیب ہوتا ہے

سرورِ بطحا

عروج سرورِ بطحا تو دیکھو — کہاں بندہ کہاں مولا تو دیکھو

نہ ہوتے آپ تو کچھ بھی نہ ہوتا
عرب کے لال کا ہونا تو دیکھو

دو عالم کو منور کر گیا ہے
نبی کے حسن کا جلوہ تو دیکھو

تقاضا دید کا کرنے سے پہلے
ذرا تم حوصلہ اپنا تو دیکھو

اگر کچھ دیکھنے کی آرزو ہے
کسی کا ہو کے مرجانا تو دیکھو

کوئی چوتھے فلک پر رہ گیا ہے
کسی کی منزلِ اسرا تو دیکھو

امیر صابری کعبے کا کعبہ
نبی کا گنبدِ خضرہ تو دیکھو

مدینہ دیکھا

میری آنکھوں نے جو دربارِ مدینہ دیکھا
گویا کونین کی دولت کا خزینہ دیکھا

دشتِ طیبہ میں قدم رکھا تو ہر گام پر ہی
طور کیا عرشِ معلّٰی کا ہے زینہ دیکھا

مرنا دیکھا تو مدینے کی گلی میں دیکھا
جینا دیکھا تو اسی مرنے میں جینا دیکھا

آکے اس رحمتِ عالم نے وہیں تھام لیا
ڈوبتا جب لبِ ساحل پہ سفینہ دیکھا

داغ جو عشقِ محمد کا ہے دل میں میرا
نور میں ڈوبا چمکتا وہ نگینہ دیکھا

باغِ توحید ہے سرتاپا معطّر جس سے
ہے وہ سرکارِ دو عالم کا پسینہ دیکھا

ہیچ ہے ان کی نگاہوں میں یہ جنت اے امیر
جن کی آنکھوں نے محمد کا مدینہ دیکھا

راہِ مدینہ

درِ رسول پہ ایسی نگاہیں ٹھہری ہیں
کہ گویا جادۂ منزل پہ راہیں ٹھہری ہیں

جہاں پہ رکھا قدم کالی کملی والے نے
وہ عاشقوں کے لیے سجدہ گاہیں ٹھہری ہیں

جدھر جدھر سے وہ نکلے جہاں جہاں پہنچے
وہ راہیں عرشِ معلیٰ کی راہیں ٹھہری ہیں

رسولِ پاک کے روضے کی جالیاں دیکھو
خدا کے نور کی وہ جلوہ گاہیں ٹھہری ہیں

حرم کو چھوڑ کر جو لی ہیں راہ نوشوہ نے
شرابِ خانۂ طیبہ کی راہیں ٹھہری ہیں

امیر صابری طیبہ کبھی تو پہنچیں گی
جو مدتوں سے میرے لب پہ آہیں ٹھہری ہیں

سفر

صبا تیرا مدینے میں گزر ہو
یہ کہنا ہم غریبوں پر نظر ہو

مری آہوں میں یارب وہ اثر ہو
میں تڑپوں تو محمد کو خبر ہو

کرم حق کی وہ دل ہے عرشِ اعظم
کہ جس دل میں میرے آقا کا گھر ہو

ہے دنیا سے نرالی اس کی دنیا
عرب کے چاند کی جس پر نظر ہو

ادا ہو یوں نماز [illegible]
[illegible] ترے دیوانے کا سر ہو

یہی ہے آرزو حسرت یہی ہے ۔ تیرا جلوہ ہو تو پیشِ نظر ہر
امیر صابری جب موت آئے
دُعا ہے یہ مدینے کا سفر ہو

آج کی رات

کیا کہوں کون ہُوا جلوہ نما آج کی رات
آگیا پردے سے باہر ہے خدا آج کی رات
کس حسین کے یہ حسین جلوے ہیں اللہ اللہ
عشق نے کردیا اک حشر بپا آج کی رات
کون دیکھے ہے بھلا تاب کسے دیکھنے کی
نقشہ کچھ ایسا نگاہوں میں کھچا آج کی رات
آج کی رات ہے وہ رات کہ سبحان اللہ
چلتا پھرتا نظر آتا ہے خدا آج کی رات
رحمتیں ڈھونڈتی پھرتی ہیں گنہگاروں کو
کوئی آئے نہ نظر اہلِ خطا آج کی رات
نور کی راہیں بنیں فرش سے لے تا سدرہ
عشق گھر حسن کے مہمان ہُوا آج کی رات
مانگنے والو چلے آؤ جو چاہو لے لو
کُھل گیا بابِ کرم بابِ عطا آج کی رات
دو جہاں نُور میں ڈوبے ہوئے آتے ہیں نظر
یہ کسی حسن کی پھیلی ہے ضیا آج کی رات
دعوتِ عشق ہے آج عرشِ معلٰی پہ امیر
نور سے فرش سجا عرش سجا آج کی رات

بلاوا

مدینے جانے والے جا رہے ہیں — بلانے والے ہی بلوا رہے ہیں
تڑپ کر میرے پہلو سے نکل کر — میرے ارماں مجھے تڑپا رہے ہیں
مدینے میں بلائیں جس کو حضرت — ملائک ان کو لینے آ رہے ہیں
جو جلوے طور پر موسیٰ نے دیکھے — مدینے میں نظر وہ آ رہے ہیں
تمہارے گنبدِ خضرہ کے جلوے — جسے دیکھا اسے تڑپا رہے ہیں
یہ مانا پُر گناہ ہوں پُر خطا ہوں — مگر آقا کرم فرما رہے ہیں

خدا وہ دن دکھا دنیا کہے یوں
امیر صابری بھی جا رہے ہیں

مقامِ بشر

محمد محمد ہی بس جلوہ گر ہے — وہی دیکھتا ہے جو اہلِ نظر ہے
ہوئے طور پر جس سے بے ہوش موسیٰ — وہ جلوہ شہنشاہِ بطحا نگر ہے
نہیں فرق طالب و مطلوب میں کچھ — جو اللہ کا گھر محمد کا گھر ہے
جہاں پر فرشتوں کا ہے آنا جانا — میرے کملی والے کی وہ رہ گزر ہے
مدینے کی منزل میں جو گامزن ہے — گویا اس کا عرشِ بریں پر سفر ہے
میں کیوں جا کے غیروں کو دکھڑے سناؤں — وہ آقا ہیں میرے انھیں سب خبر ہے

اے امیرِ حزیں سدرۃ المنتہیٰ کیا
بہت اس سے آگے مقامِ بشر ہے

ذاتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ممتاز رسولوں میں ہے ذات محمد کی
توحید کے نغمے ہیں ہر بات محمد کی

معراج کی شب دیکھو محبوب کی دعوت میں
اللہ نے مانی ہے ہر بات محمد کی

قسمت کی رسائی ہے داماںِ طلب بھر لو
رحمت کی برستی ہے برسات محمد کی

والشمس رُخِ زیبا واللیل ہیں، وہ گیسو
ہر دن ہے محمد کا ہر رات محمد کی

جس پردے سے سنتا تھا جبریل صدا جاکر
جب پردہ اُٹھا دیکھا ہے ذات محمد کی

بغداد میں کربل میں اجمیر میں کلیر میں
فیضان جو بٹتا ہے خیرات محمد کی

تجھ کو امیر غم کیا محشر کی تیزیوں کا
مختار ہے محشر میں وہ ذات محمد کی

ذکرِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

جہاں ذکرِ رسول ہوتا ہے
رحمتوں کا نزول ہوتا ہے

جو محبت کا ہو گیا بندہ
وہی بندہ قبول ہوتا ہے

پوچھے قرنی سے کوئی ہنس سے
عشق کا کیا اصول ہوتا ہے

جو مٹا کوچۂ محبت میں — ان کے قدموں کی دھول ہوتا ہے
اپنی منزل کو وہی پہچانے — عشق جس پر نزول ہوتا ہے
دردِ دل جس کو ہو گیا حاصل — اس کو سب کچھ حصول ہوتا ہے
جو ملا میکدے میں اسے زاہد — نہ حرم میں وصول ہوتا ہے
سر ہتھیلی پہ اور کفن بر دوش — یہ محبت کا مول ہوتا ہے

ختم کر داستانِ عشقِ امیرؔ
ورنہ قصہ بہ طول ہوتا ہے

سُلطانِ مدینہ

بیاں کیا کر سکوں شانِ مدینہ — خدا خود ہے ثنا خوانِ مدینہ
گداؤں کو شہنشاہ کرنے والے — تیرے قربان سُلطانِ مدینہ
فرشتے ہیں درِ اقدس کے درباں — سمجھ لو اب یہ کیا شانِ مدینہ
نکل کر جان لب پر آ ہی پہنچی — نہ نکلے ہائے ارمانِ مدینہ
ہزاروں جنتوں سے بڑھ کے افضل — مدینہ اور بیابانِ مدینہ
مدینے کو شرف یہ حق نے بخشا — ہوا خود آ کے مہمانِ مدینہ

امیرِ صابری گھر کر گئے ہیں
دلِ مضطر میں پیکانِ مدینہ

نظرِ کرم

جگر کھا رہا ہے یہ غم یا محمد — کرم کیجیے بہر کرم یا محمد
دو عالم میں کہلا رہا ہوں تمہارا — یہ رہ جائے میرا بھرم یا محمد
عبادت بھی ہے ریاضت بھی ہے — نہ دردِ محبت ہو کم یا محمد

میرے واسطے لاللہ کعبے کا کعبہ
تمہارا جو نقشِ قدم یا محمد

نہیں کوئی دونوں جہاں میں ہمارا
کرم یا محمد کرم یا محمد

تمہاری محبت کی جا جا پہ کھائی
خدا نے تمہاری قسم یا محمد

اب تو امیر پہ نظر کرم ہو
گیا بیت مورا جنم یا محمد

نبیوں کے سردار

سرتاج ہیں نبیوں کے سردار مدینے کے
مختار ہیں جنت کے مختار مدینے کے

صدقے سے محمد کے اللہ کرے پورے
ہوتے تو ارادے ہیں کئی بار مدینے کے

ہم عرش سمجھتے ہیں طیبہ کی جو بستی ہے
فردوس کی گلیاں ہیں بازار مدینے کے

مدت سے تڑپتی ہے حسرت دلِ مضطر میں
جلوے نظر آجائیں اک بار مدینے کے

فیضان محمد کا عرفان محمد کا
سمجھے تو اگر سمجھے میخوار مدینے کے

کیوں غیر کی چوکھٹ پہ دامن میرا پھیلے گا
منگتے تو ہیں ہم منگتے سرکار مدینے کے

یہ امیر ہے رہ جاتا منہ تکتا ہوا شاہا
جب قافلے ہوتے ہیں تیار مدینے کے

زینتِ حلیمہ

خدا کی ہوئی تجھ پہ رحمت حلیمہ
تیری آج جاگی ہے قسمت حلیمہ

خدا کی قسم ہے خدا جانتا ہے
خدا نے جو دی تجھ کو دولت حلیمہ

خبر ہے قسم حق کی ہوگا اسی سے
[illegible] طر گلستانِ وحدت حلیمہ

جو چاہے وہ ہو جائے چشم زدن میں
تیری گود میں وہ ہے قدرت حلیمہ

بنی جب تو اس ہی والے کی دائی
[illegible] عرشِ اعظم پہ شہرت حلیمہ

گود میں ہے وہ دُرِّ یتیمی
جو ہے دونوں عالم کی زینت حلیمہ
عالم ہیں محتاج ان کے کرم کے
تیری گود میں ہے وہ رحمت حلیمہ
بکریاں اب نہ بھوکی رہیں گی
تو لائی ہے گھر میں وہ برکت حلیمہ
امیرِ حزیں کیا بیاں کر سکے ہے
خدا نے جو کی تیری عظمت حلیمہ

زیارتِ مدینہ

حسرت سے کہہ رہی ہے حسرت مدینے والے
تیرے مدینے کی ہو زیارت مدینے والے
صبر و سکون کا دامن ہاتھوں سے چھٹ گیا ہے
تڑپا رہی ہے تیری فرقت مدینے والے
لطف و کرم سے اپنے یا سرورِ دو عالم
بگڑی میری بنا دو قسمت مدینے والے
محشر کی تیزیوں کا خدشہ رہا نہ ہم کو
فضلِ خدا سے تیری رحمت مدینے والے
یہ شانِ میکشی ہے اک جام کے بدلے میں
مستوں نے بیچ ڈالی جنت مدینے والے
عرشِ بریں پہ قدسی مستی میں جھومتے ہیں
جلوؤں کی تیری کیا ہے رفعت مدینے والے
اک یاد تمہاری ہو اک درد تمہارا ہو
بخشو امیرؔ کو یہ دولت مدینے والے

توحید کا گوہر صلی اللہ علیہ وسلم

اس ہاشمی دولہا کو حق نے سب نبیوں کا سرور کر ڈالا
اس درِّ یتیمی کو حق نے توحید کا گوہر گوھر کر ڈالا
اس ماہِ عرب کے جلوؤں نے عالم کو منوّر کر ڈالا
اک چشم زدن میں آقا نے منگتوں کو سکندر ڈالا
لے بکریاں مائی حلیمہ کی جس دشت میں جایا کرتے تھے
اس دست کو کملی والے نے اک خلد کا منظر کر ڈالا
یہ دین ہے میرے مولا کی اور صدقہ ہے کملی والے کا
ہر قطرہ سمندر کر ڈالا دنیا کو منوّر کر ڈالا
کہتے ہیں امیرؔ صابری یوں چمکا ہے مقدر اُمّت کا
اللہ نے کملی والے کو جب شافعِ محشر کر ڈالا

سواری

وہ کس شان سے تاجدارِ مدینہ کی دیکھو سواری چلی جارہی ہے
کہ ہر رہ گزر پہ نگاہِ دو عالم بچھی جارہی ہے بچھی جارہی ہے
وہ اس شان سے عرش اعظم پہ پہنچے جھکے بہرِ تعظیم سب عرش والے
ادھر آگیا جوش پر ابرِ رحمت کہ اُمّت کی بگڑی بنی جارہی ہے
عرب میں عجم میں فلک پر زمیں پر جدھر کو نگاہ کی ہے دیکھا دیں پر
جہاں جلوہ گر ہیں محمد کے جلوے وہاں شانِ یوسف بڑھی جارہی ہے
حقیقت میں میری حقیقت ہی کیا ہے ترے سامنے آؤں جرأت ہی کیا ہے
یہ تیری عنایت یہ تیرا اکرم ہے کہ ہر بات میری بنی جارہی ہے

...ایک مدت بھٹکتے بھٹکتے   یہ دل تم پہ قرباں یہ جاں تم پہ صدقے
بلا لو بلا لو خدارا مدینے اُمیدوں کی دنیا مٹی جا رہی ہے

...بہانہ پہنچا میں اب تک مدینے   مگر آج مجھ سے کہا یہ کسی نے
نہ گھبرا نہ گھبرا امیرِ حزیں تو کہ فریاد تیری سنی جا رہی ہے

...دیکھنے والا میرا تماشہ   کہ قابو سے باہر ہوئی میری دنیا
پہنچ جاؤں بطحا نگر آج اُڑ کر تڑپ دل میں یہی اٹھی جا رہی ہے

تاجدارِ مُرسلین

کہوں کس شان سے وہ رحمت اللعالمین آئے
شہنشاہِ مدینہ تاجدارِ مُرسلین آئے

ہزاروں انبیاء آئے ہیں ان سے پیشتر لیکن
محمد آئے ہیں جس شان سے ویسے نہیں آئے

جدھر دیکھو ادھر ہیں جلوہ گر جلوے محمد کے
سراپا نُور میں ڈوبے ہوئے نورِ مبین آئے

یوں ہے حسنِ محمد کی تجلیات کا منظر
یہی معلوم ہوتا ہے ابھی آئے یہیں آئے

گنہگاروں کی بگڑی بن گئی ایسی کہ کیا کہنا
سعادت کے امین آئے شفیع المذنبین آئے

دو عالم کو منوّر کر دیا نورِ محمد نے
خدا سے لے کے ایسا ایک پیغامِ حسین آئے

کبھی خالی نہیں جاتے کبھی خالی نہیں جاتے
امیرِ صابری محفل میں جو اہلِ یقین آئے

آرزوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

کہاں میں کہاں آرزوئے محمد — تلاشِ خدا جستجوئے محمد
ہے سرتا پا قرآن روئے محمد — تو تفسیر ہے گفتگوئے محمد
معطر ہوئے جا رہے ہیں دو عالم — بسی آ کے ایسی ہے بوئے محمد
وہ کب جنتوں کو نگاہوں میں لائیں — جسے راس آئی ہے جوئے محمد
تڑپتا ہے دل اور پھڑکتی ہیں آنکھیں — نہ دیکھا نہ دیکھا ہے کوئے محمد
ہیں واللیل گیسو تو والشمس مکھڑا — ہے قرآنِ ناطق روئے محمد
امیرؔ آج ان کا کرم ہو رہا ہے — کھچا جا رہا دل ہے سوئے محمد

مکینِ لامکاں

مدینہ جن کا مسکن ہے مکینِ لامکاں ہیں وہ
خدا ہے رازداں ان کا خدا کے رازداں ہیں وہ
انہیں کے نور سے پُر نور دو عالم کی بستی ہے
ظہورِ عشق ہیں وہ زینتِ حسن جہاں ہیں وہ
خدا نے خود ہے فرمایا میری ساری خدائی پر
ازل سے مہرباں ٹھہرے ابد تک مہرباں ہیں وہ
خرد بیکار ہے ان کی حقیقت کو سمجھنے سے
کہ بحرِ بے کراں ہیں وہ نشانِ بے نشاں ہیں وہ
وہ لامحدود ہیں قیدِ تعین میں نہیں رہتے
بھلا قدسی بھی کیا سمجھیں کہ کیا ہیں وہ کہاں ہیں وہ
پتے کی بات کہتا ہوں سمجھ لو یہ پتہ اُن کا

جہاں پر جلوہ گر ہیں وہ وہاں حق کی زباں ہیں وہ
امیرِ صابری چشم بصیرت سے جو دیکھا تو
یہاں ہیں وہ وہاں ہیں وہ عیاں ہیں نہ نہاں ہیں وہ

طلب گارِ مدینہ

یارب دکھا دے جلوۂ سرکارِ مدینہ
جنت کا نہ طالب ہے طلب گارِ مدینہ

میرے نبی کے روضۂ پرنور کا صدقہ
دیدار ہے عرش علیٰ دیدارِ مدینہ

ہے کشتیٔ اُمید میری غم کے بھنور میں
لِلّٰہ کرم کیجئے سرکارِ مدینہ

کاسہ ہو میرے ہاتھ میں اور بھیک میں مانگوں
لیکن ہوں مولا وہ کوچہ و بازارِ مدینہ

خواہش نہیں ہے جنت الفردوس کی مجھ کو
کافی ہے مجھ کو سایۂ دیوارِ مدینہ

جبریل ہے چوکھٹ پہ کھڑا بہر سلامی
اللہ کا دربار ہے دربارِ مدینہ

تم کو امیرِ صابری کس بات کا غم ہے
ہر دکھ میں مددگار سرکارِ مدینہ

سرِ تاجِ رسولاں

ہم نے دربار جو سرِ تاجِ رسولاں دیکھا
آپ کے قدموں تلے تختِ سلیماں دیکھا
کہتے ہیں عرش کو چھوڑ آ گیا طیبہ میں خدا
آپ کے در پہ جو جبریل کو درباں دیکھا
عرصۂ حشر میں جب پرسشِ اعمال ہوئی
انبیاؤں کو تیرا تھامتے داماں دیکھا
حوریں کہتی ہیں کیا غاروں کو جس نے روشن
ہم نے اس چاند کو اللہ کا مہماں دیکھا
نہ طبیبوں کی ضرورت نہ دوا کی حاجت
ہم نے اس درِ محبت کو ہی درماں دیکھا
جن کی چوکھٹ کا میں منگتا ہوں کہ اللہ اللہ
ان کے کوچے کے گداؤں کو ہی سلطاں دیکھا
دے رہے ہیں یہ صدا عرش سے قدسی اے امیرؔ
تجھ کو دربارِ محمد کا ثنا خواں دیکھا

حُسنِ بے نقاب

وہ کون کہتا ہے وہ حُسن بے نقاب نہیں
نگاہِ شوق تجھے دیکھنے کی تاب نہیں
ہزاروں طور تصدق ہوں ایک طور ہے کیا
رُخِ حبیب سے سرکا ابھی نقاب نہیں

یہاں پہ سایہ نہیں اور وہاں پہ جسم نہیں
یہ چیز وہ ہے کہ جس کا کہیں جواب نہیں

تلاشِ یار میں کھو دے تو اپنی ہستی کو
یہ وہ مقام ہے جس جا کوئی حجاب نہیں

خدا نے رکھ لیا عکسِ حضور دیکھنے کو
بس ان سے بڑھ کے دو عالم میں انتخاب نہیں

قسم خدا کی وہ نقشِ قدم حضور کا ہے
جسے سمجھتے ہو ماہتاب وہ ماہتاب نہیں

امیر صابری مانا گنہگار ہوں میں
گنہگار ہوں وہ جس کا کوئی حساب نہیں

ختم المرسلین

رسولوں میں رسولِ پاک ختم المرسلین ٹھہرے
گنہگارو نہ گھبراؤ شفیع المذنبین ٹھہرے

احد میں اور احمد میں بلا نکتہ یہ نجت ہے
وہ رب العالمین یہ رحمت العالمین ٹھہرے

عروجِ سرورِ عالم کوئی سمجھے تو کیا سمجھے
کہیں فرشِ زمین پہ اور کہیں عرش بریں ٹھہرے

کوئی ہے طور پر بے خود کوئی چرخِ چہارم پر
محمد مصطفیٰ تو لامکاں کے ہی مکیں ٹھہرے

منور کر دیئے دونوں جہاں حسنِ محمد نے
سعادت کے امین توحید کے نورِ مبین ٹھہرے

مدینے کی جو چوکھٹ ہے میں اس چوکھٹ کو کیا سمجھوں
کہ جس چوکھٹ کی دربانی کو جبریل امین ٹھہرے
امیرؔ صابری آساں نہیں اس عشق کی منزل
جہاں کوئی نہ پہنچا رحمت العلمین ٹھہرے

صلی اللہ علیہ وسلم
رسولِ عربی

عرب کے دولہا عرب کے ماہی رسولِ عربی رسولِ عربی
اے امیؐ لقبی اے عالی نسبی رسولِ عربی رسولِ عربی
تمہارے عاشق اے کل کے مالک کوئی ہے مجذوب کوئی سالک
اویس قرنی۔ بلال حبشی رسولِ عربی رسولِ عربی
میں صدقے توحید کے اُجالے یہ کہہ رہے ہیں نگاہ والے
تمہارا ہے حُسن حسنِ ربیؐ رسولِ عربی رسولِ عربی

تمہارا ہی حُسن حُسن یکتا ہے طور پر بے نقاب دیکھا
کہا جو موسیٰ نے ربّ ارنی رسولِ عربی رسولِ عربی
بنائی دونوں جہاں کی بگڑی عرب کی بستی بسائی اُجڑی
یہ شان والا میں ہے کرمی رسولِ عربی رسولِ عربی
درود پڑھتے سلام پڑھتے قسم خدا کی مدام پڑھتے
معراج کی شب تمام قدسی رسولِ عربی رسولِ عربی
ہے سبز گنبد سنہری جالی ہیں بیٹھے اس میں دو جگ والی
امیرؔ دُنیا پکار اٹھی رسولِ عربی رسولِ عربی

صلی اللہ علیہ وسلم

جلوہ رسول کا

ات خدا کا عکس ہے جلوہ رسول کا
حسین جہاں میں حسن ہے یکتا رسول کا

ت کا ایک لمحہ نہ بہایا رسول کا
قدرت نے پاس رکھ لیا سایہ رسول کا

ک جسم میں دو شانیں نظر آتی ہیں تو دیکھو
مکہ رسول کا ہے تو مدینہ رسول کا

ل نظر ہی جانتے ہیں ان کی منزلت کو
گھر ہے خدا کا گنـ ـرو رسول کا

کتا ہے جس نے دیکھا ـربارِ مصطفیٰ کو
تختِ خدا زمین پہ ہے روضہ رسول کا

فیصلہ کیا ہوا ان کی نگاہ کا ہے
دیکھے خدا کو دیکھنے والا چہرہ رسول کا

میں نے امیر صابری دیکھا جدھر جدھر
جلوہ نما ہے ہر جادہ جلوہ رسول کا

گرفتار مدینہ

عالم ہے گرفتار مدینہ | تیرے قربان سرکار مدینہ
مہک میں پسینے سے معطر | گلی کوچہ و بازار مدینہ

کی اس نے سیر ہے عرش بریں کی ہوا جس کو ہے دیدارِ مدینہ
ملائک جس جگہ کرتے ہیں سجدہ خدا شاہد وُہ ہے دربارِ مدینہ
زلیخا حُسنِ یوسف بھول جائے اگر دیکھے وُہ سرکارِ مدینہ
میری بالیں پہ کیوں آئے مسیحا نہ ہو کبھی اچھّا بیمارِ مدینہ
امیرِ صابری اپنا ہے حامی
عرب کا لال مختارِ مدینہ

زہے نصیب

زہے نصیب مدینہ نصیب ہو جائے
یہ بے نصیب بھی صاحبِ نصیب ہو جائے
نگاہِ لطف تیرے انتظار میں ہوں میں
جو دُور ہے وہ نظر کے قریب ہو جائے
یہ جس نے دردِ محبت عطا کیا مجھ کو
اے کاش اب میرا وہی طبیب ہو جائے
قسم خدا کی مقدر کا اس کے کیا کہنا
کہ جس کی سمت نگاہِ حبیب ہو جائے
نہ نام لوں کبھی واعظ حرم کے جانے کا
طوّافِ کوُئے محمد نصیب ہو جائے
نہ ہوں میں خلد کا طالب نہ تاج شاہی کا
میرے نصیب دیارِ حبیب ہو جائے
امیرِ صابری اب دل میں یہ تمنّا ہے
درِ حضور پہ حاضر غریب ہو جائے

بحرِ آرزو

طوفاں میں اہلِ غم کا سہارا تمھیں تو ہو
ہر بحرِ آرزو کا کنارہ تمھیں تو ہو

دیکھا طور پر جسے چشمِ کلیم نے
اس مُحسنِ اوّلیں کا نظارا تمھیں تو ہو

تخلیقِ کائنات کی روحِ رواں ہو تم
بزمِ جہاں کو جس نے سنوارا تمھیں تو ہو

لطف و کرم سے آپ کے عیسیٰ مسیح ہوئے
دورِ غمِ حیات کا چارا تمھیں تو ہو

آنا تمھاری یاد سے تسکینِ قلب ہے
ٹوٹے ہوئے دلوں کا سہارا تمھیں تو ہو

جس کے ضیائے حسن سے روشن جہاں ہوا
اس ماہِ انجمن کا ستارہ تمھیں تو ہو

یوں تو امیرِ صابری لاکھوں نبی ہوئے
محبوب کہہ کے جس کو پکارا تمھیں تو ہو

تاجدارِ مُرسلاں

کہوں کس شان سے وہ تاجدارِ مُرسلاں آیا
نظر والے پکار اُٹھے مکینِ لامکاں آیا

اگر ہے شوقِ نظارا کرو تابِ نظر پیدا
کہ بے پردہ شہنشاہِ حسینانِ جہاں آیا
گنہگارو نہ گھبراؤ نہ گھبراؤ نہ گھبراؤ
وہ نُورِ لم یزل بن کر شفیعِ مجرماں آیا

اے ذوقِ بندگی اب میری تو ہی آبرو رکھنا
جبینِ شوق کے سجدے کا وقتِ امتحاں آیا
لپٹ کر ان کے دامن سے لگی دل کی بجھاؤں گا
اگر کوئی مدینے کی طرف سے کارواں آیا

یہ وہ بحرِ محبت ہے پتہ چلتا نہیں کچھ بھی
کہاں تھا میں خیالِ یار میں ڈوبا کہاں آیا
امیرؔ صابری سجدوں کی مستی رقص کرتی ہے
نظر کے سامنے جس دم نبی کا آستاں آیا

دربارِ عالی

دو عالم کے سلطان دو عالم کے والی
سلامت رہے تیرا دربارِ عالی
میرے آقا دشمن کو ایسا نوازا
ہے مشہورِ عالم تیری خوش خصالی

دکھاتی ہے بے پردہ جلوہ خدا کا
سُنہری تیرے سبز گنبد کی جالی

تیری یاد سے یہ منور ہے سینہ
تیرا نام لے لے کے بگڑی بنالی
رسولوں میں حاصل ہوا نہ کسی کو
تیرا ایسا رتبہ تیری شانِ عالی
ہے تیرے کرم میں چھپا وہ خزینہ
شہنشاہ بنے تیرے در کے سوالی
امیران کی شانِ یتیمی پہ قربان
خدا نے کیا جن کو دو جگ کا والی

عنوانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

بیان کیا شان ہو شانِ محمد
کلامُ اللہ عنوانِ محمد
جدھر دیکھو اُدھر ہی جلوہ گر ہے
وہ چمکا روئے تابانِ محمد
خدا کی ہو گئی پہچان اس کو
ہوئی ہے جس کو پہچانِ محمد
خدا کی رحمتوں اور برکتوں میں
لٹا جاتا ہے فیضانِ محمد
جو سمجھا کچھ تو دیوانوں نے سمجھا
کوئی کیا جانے عرفانِ محمد
تمنا ہے سرِ محشر جب آؤں
ہو میرے سر پہ دامانِ محمد
امیرؔ صابری کیا لکھ سکے گا
خدا خود ہے ثنا خوانِ محمد

جلوۂ طور

سرکارِ دو جہاں کے کرم کا ظہور ہے
طیبہ کی ہر گلی میں جلوۂ طور ہے

آقا مدینے والے مدینہ حضور کا
مجھ سے ہے دُور تیرے کرم سے نہ دُور ہے
سنتے ہیں کوہ طور بھی ہے جلوہ گاہِ یار
اُن کی گلی کی خاک کے ذرّوں میں طُور ہے
مستو! چلو مدینے جو پینے کا شوق ہے
گلیوں میں بہہ رہی یہ شرابِ طہور ہے
دیکھا خدا نے سامنے بٹھلا کے یار کو
پردے اُٹھا دیئے ہیں یہ شانِ حضور ہے
بغداد و کربلا میں نجف میں اے جانِ جاں
جلوہ نبی کے حسن کا سرتا پا نُور ہے
مستی امیرِ صابری چھائی ہے اس قدر
جس جس کو دیکھتا ہوں وہ مخمور ہے

جلوہ گری

محمد کرم پروری کر رہے ہیں
وُہ دلداری و دلبری کر رہے ہیں
وہ جس پر نظر سرسری کر رہے ہیں
جہنم سے ان کو بری کر رہے ہیں
محمد کے پُر نور جلوؤں کے قرباں
جدھر دیکھو جلوہ گری کر رہے ہیں
یہ جذبات میرے محبت میں اُن کی
میرے عشق کی رہبری کر رہے ہیں
میرے جامۂ ہستی کی دھجیوں کی
کرم تیرے بخیہ گری کر رہے ہیں
جو بوسیدہ کپڑوں میں رہتے تھے ہر دم
دو عالم میں وہ سروری کر رہے ہیں
امیرِ حزیں یہ ہے صابر کا صدقہ
جو سب صابری صابری کر رہے ہیں

خاکِ طیبہ

کون فریاد مجھ خستہ تن کی
لگی ہے لگن دل میں شاہِ زمن کی

ک حسرت یہی آرزو ہے
مروں تو بنوں خاک طیبہ کے بن کی

یرا آشیاں ہے مدینہ کا دامن
میں بلبل ہوں مولا عرب کے چمن کی

را ہوں گدا ہوں محمد کے در کا
رہی نہ مجھے کچھ طلب مال دھن کی

ھے موت آئے تو آئے مدینے
نہ حاجت رہے مجھ کو گور و کفن کی

نے کے قابل تمھیں کو ہے مولا
میری داستاں ہے وہ رنج و محن کی

اُجالا زمانے میں پھیلا گئی ہے
تجلّی امیرِ حزیں پنجتن کی

حُسن و جمال

رسولِ پاک کے حسن و جمال کے صدقے
کہ خود فدا ہوا جس بے مثال کے صدقے

فرشتے عرش سے آئے مُبارکیں دینے
اے آمنہ تیرے اس نونہال کے صدقے

بُلا کے عرش بریں پر اُٹھا دیئے پردے
خدائے پاک کے شوق کے وصال کی صدقے

یہ دھبے چاند کے چہرے سے صاف اُڑ جاتے
کبھی جو شب کو وہ ہوتا بلال کے صدقے

قدم قدم پہ جلائے حضور نے مردے
میں اپنے رشک مسیحا کی چال کے صدقے

تمام دانت کیے ایک دانت پر قرباں
اویس آپ کے ایسے خیال کے صدقے
امیرِ صابری کو در پہ اب بلا لیجے
نگاہِ لُطف ہو اس پر بھی آل کے صدقے

دم نکل جائے

الٰہی اب تو ارمانِ دل پر غم نکل جائے
محمد یا محمد کہتے دم نکل جائے
دکھا دے یا الٰہی گنبدِ خضرہ کے نظارے
بھروسہ کیا ہے دم کا دم رہے یا دم نکل جائے
شہ بطحا کا جلوہ کاش آ جائے نظر مجھ کو
پھر اس کے بعد چاہے دم رہے یا دم نکل جائے
یہی ہے زندگی میری یہی ہے بندگی میری
ادھر ہو ان کا روضہ اور ادھر یہ دم نکل جائے
محمد کا مدینہ ہے یہ کعبہ تو نہیں واعظ
یہاں آکر تیری فطرت کا پیچ و خم نکل جائے
بشر کیا ان کے قدموں سے فرشتے بھی لپٹ جائیں
جدھر کو کملی والا سیدِ عالم نکل جائے
امیرِ صابری اپنی تمنا کاش پوری ہو
محمد سامنے ہوں اور میرا دم نکل جائے

حُسنِ خدا

ہیں حُسنِ خدا محمد ہیں
جلوہ کبریا محمد ہیں

حُسن کی ابتدا محمد ہیں
عشق کی انتہا محمد ہیں

عقل حیراں ہے خرد عاجز
کون سمجھے کہ کیا محمد ہیں

میری کشتی بھنور میں کیوں آئے
میرے جب ناخدا محمد ہیں

بات پردے کی ہے کہوں کیسے
جو بجلی ہیں بخدا محمد ہیں

قندیلوں کا جہاں گزر ہی نہیں
وہاں پہ جلوہ نما محمد ہیں

اب نہ مشکل امیرؔ مشکل ہے
میرے مشکل کشا محمد ہیں

دیوانے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے

الگ رہتے ہیں دنیا سے جو دیوانے محمد کے
دل و جاں دین و ایماں کرتے نذرانے محمد کے

مدینے والے ساقی کی نگاہوں کا تصرّف ہے
سدا ڈوبے رہیں مستی میں مستانے محمد کے

کہیں پر کھال کھچوائیں کہیں سولی پہ چڑھ جائیں
نہ پرواہ جان کی کرتے ہیں پروانے محمد کے

ہے دیکھا کربلا بغداد میں اجمیر و کلیر میں
خدا نے ہر جگہ کھولے ہیں میخانے محمد کے

خدا خود میرِ مجلس بن کے بیٹھا لامکاں اندر
لٹائے جاتے ہیں بھر بھر کے پیمانے محمد کے

جہاں پر آپ پہنچے ہیں نہ جبرائیل امیں پہنچے
بشر سمجھے گا کیا رتبے خدا جانے محمد کے
امیر صابری دیکھا ہے قانونِ محبت میں
قضا سے کھیل جاتے ہیں دیوانے محمد کے

دو عالم کے والی

مدینے کے والی دو عالم کے والی
ہے سرکار عالی ہے دربار عالی
ادھر میرا دامن ادھر ان کی جالی
نہ یہ ہاتھ خالی نہ وہ ہاتھ خالی
ہُوا جو مدینے کی چوکھٹ کا منگتا
ہے دعویٰ میرا وہ نہ جائے گا خالی
بنا ڈالی اُمت کی ہر بات بگڑی
نظر ایسی سرکارِ بطحا نے ڈالی
کسی کو نہ حاصل ہوئی ہے نہ ہو گی
حلیمہ کی گودی نے جو شان پالی
میرے کملی والے نے طوفانِ غم سے
گنہگار اُمت کی کشتی نکالی
امیران کا سدرہ پہ جانا تو دیکھو
انوکھی پھبن ہے ادا ہے نرالی

مدینے کے لیے

ظلم ہے کھانے کے لیے خون ہے پینے کے لیے
یہ غذا ملتی ہے دیوانوں کے جینے کے لیے

مل گئی طیبہ کی گلیوں کی گدائی جن کو
آنکھ اُٹھاتے نہیں شاہوں کے خزینے کے لیے

تیری جنّت کے اے رضواں نہ طلبگار ہیں وہ
جو تڑپتے ہیں محمد کے مدینے کے لیے

حوریں بے تاب ہیں کپڑوں کو بسانے کے لیے
کملی والے تیری کملی کے پسینے کے لیے

پوچھو جبریل سے وہ جن بشر چیز ہیں کیا
عرش والے بھی ہیں بیتاب مدینے کے لیے

سر ہتھیلی پہ کفن دوش پر رکھتے ہیں سدا
موت کو ڈھونڈتے پھرتے ہیں وہ جینے کے لیے

موت جب آئے تو آئے مجھے اُس وقت امیرؔ
ان کے کوچے میں پہنچ جاؤں دفنے کے لیے

کملی والے پیا

یا محمد پیا مورا ترسے جیا کملی والے پیا کملی والے پیا
سرور انبیاء دلبرِ کبریاء کملی والے پیا کملی والے پیا

تیرا پایا کسی نے بھی پایا نہیں
تو وہ ہے نور جس کا کہ سایہ نہیں
نہ خدا ہو نہ ہو تم خدا سے جدا
کملی والے پیا کملی والے پیا
یہ تیری رحمتیں تیری برکتیں
تیری جلوہ گری سے مٹی ظلمتیں
تو ہے شمس الضحیٰ تو ہے بدر الدجیٰ
کملی والے پیا کملی والے پیا
تیرا کونین میں کوئی ثانی نہیں
کون سی بات حق نے جو مانی نہیں
ناز کرتی ہے خود تجھ پہ ذاتِ خدا
کملی والے پیا کملی والے پیا
جبکہ عرشِ اعلیٰ پہ سواری گئی
جھومتے رقص کرتے تھے قدسی بھی
دی خدا نے سب اپنی خدائی لٹا
کملی والے پیا کملی والے پیا
تیرے جلوؤں کے محتاج تیری قسم
دے رہے ہیں صدائیں یہی دم بدم
سبز گنبد کی جالی کے پردے اُٹھا
کملی والے پیا کملی والے پیا
اس امیرِ حزیں کی نہ اب تک سُنی
اب تو در پہ بُلا لو عرب کے دھنی
دیکھ لوں زندگی میں مدینہ تیرا
کملی والے پیا کملی والے پیا

سلام

(نذرانۂ عقیدت)

پہلے کر شکر الٰہی
جس نے یہ صورت دکھائی
جس کے صدقے سب خدائی
نور اب وہ آ رہا ہے
سب کہیں سر کو جھکا کر
یا نبی سلام علیک
مرحبا فخرِ پیغمبر
مرحبا محبوبِ داور
مرحبا ساقیٔ کوثر
دل یہ صدقے جا رہا ہے
سب کہیں سر کو جھکا کر
یا نبی سلام علیک

…سلطانِ مدینہ
…دوں کا نگینہ
…سب کہیں سر کو جھکا کر
…سایہ حق کا سایہ
…علیہ جس کی دایہ
…سب کہیں سر کو جھکا کر
…تاج ھل اتیٰ کا
…بھی زلف دوتا ہے
…سب کہیں سر کو جھکا کر
…ب چلے معراج شاہا
…ر خدا ہے محوِ جلوہ
سب کہیں سر کو جھکا کر
…رش پر ہے مہمانی
…رہے ہیں نعت خوانی
سب کہیں سر کو جھکا کر
…حمت اللعالمین ہو
…مکاں کے تم مکیں ہو
سب کہیں سر کو جھکا کر
…زینت عالم تمھیں ہو
…حمت عالم تمھیں ہو
سب کہیں سر کو جھکا کر

بحرِ رحمت کا خزینہ
کیا چمک دکھلا رہا ہے
یا نبی سلام علیک
جس کا پایا کس نے پایا
وہ جھلک دکھلا رہا ہے
یا نبی سلام علیک
والضحیٰ رُخ کی ضیا ہے
خود خدا فرما رہا ہے
یا نبی سلام علیک
ان کے حسن کا کہوں کیا
ہر ملک یہ گا رہا ہے
یا نبی سلام علیک
سب فرشتے آسمانی
وجد سب پہ چھا رہا ہے
یا نبی سلام علیک
بہرورِ دنیا و دین ہو
قرآن یہ بتلا رہا ہے
یا نبی سلام علیک
برکتِ عالم تمھیں ہو
کل زمانہ گا رہا ہے
یا نبی سلام علیک

تیرے صدقے شاہِ بطحا
یوں کہیں عیسیٰ اور موسیٰ
سب کہیں سر کو جھکا کر

تیری ذات بے مثالی
تیرے در سے کوئی خالی
سب کہیں سر کو جھکا کر

میرا کالی کملی والا
حلیمہ سعدیہ کا پالا
سب کہیں سر کو جھکا کر

جانِ جاں اب نیم جاں ہوں
کوئی دم کا مہماں ہوں
سب کہیں سر کو جھکا کر

اپنے قدموں میں بلائیں
دل کی یہ حسرت مٹائیں
سب کہیں سر کو جھکا کر

کھوٹھے تھ اُٹھا اُٹھا کر
حالِ دل سُنا سُنا کر
سب کہیں سر کو جھکا کر

ہوں قبول اب دعائیں
دِل کا درد انھیں سنائیں
سب کہیں سر کو جھکا کر

تیرا حُسن حُسنِ یکتا
آنے والا آ رہا ہے
یا نبی سلام علیک

دو جہاں کا تو ہے والی
نہ گیا نہ جا رہا ہے
یا نبی سلام علیک

آمنہ کی گود والا
نور بن کے آ رہا ہے
یا نبی سلام علیک

کیا کہوں کہ بے زباں ہوں
دم نکلتا جا رہا ہے
یا نبی سلام علیک

روضئہ انور دکھائیں
اک زمانہ جا رہا ہے
یا نبی سلام علیک

سامنے بیٹھا بٹھا کر
سُننے والا آرہا ہے
یا نبی سلام علیک

کہ مدینے پہنچ جائیں
یہی دل میں آ رہا ہے
یا نبی سلام علیک

اگر طیبہ کو جانا — تو خوشی کا کیا ٹھکانا
پکارا اُٹھے زمانہ — امیر تو بھی جا رہا ہے
سب تمہیں سر کو جھکا کر — یا نبی سلام علیک

نعت شریف

یا محمد یہی آرزو ہے اب مدینے بُلا لو خدارا
آپ کے جلوے جی بھر کے دیکھوں آپ کی دید حق نظارا
سبز گنبد پہ نظریں جمی ہوں، جالیوں پہ نگاہیں لگی ہوں
سبھی ارمان نکلیں گے دل کے میرے دل نے تڑپ کر پکارا
آگ عشق نبی کی لگی ہو یہ جبیں اُن کے در پہ جھکی ہو
میرا دیوانہ پن کام آیا یا محمد محمد پکارا
بھیک مانگوں مدینے میں جا کر ہر قدم پہ رکھوں سر کو جھکا کر
اس سے بڑھ کر نہ کوئی تمنا یہ کرم ہی کرم ہے تمہارا
داستانِ الم کی کہانی خود کہوں گا میں اپنی زبانی
درد جن کا ہے ان کو سناؤں گر ہو انکے کرم کا اشارا
جاؤں قرباں میرے کملی والے آپ کے نور کے سب اُجالے
آپ کی ذات ہے یا محمد بزمِ ہستی کو جس نے سنوارا
کاش دیکھوں میں جا کر مدینہ رحمت حق کا جو ہے خزینہ
یہ امیرِ حزیں کی دعا ہے میری قسمت کا چمکے ستارا

شجرہ شریف عالیہ چشتیہ صابریہ (اُردو منظوم)

یا الٰہی کرتا ہوں شجرہ رقم پیرانِ چشت
قلب میں جاری ہو میرے چشمۂ فیضانِ چشت

یا الٰہی ہاتھ اُٹھاتا ہوں دعا کے واسطے
لطف فرما اپنی ذاتِ کبریا کے واسطے

ہے درود و نعت ختم الانبیاء کے واسطے
فیض کر ہم پر الٰہی مجتبیٰ کے واسطے

یا الٰہی ان بزرگوں کو شفیع لایا ہوں میں
ہاتھ اُٹھاؤں اب تیرے آگے دعا کے واسطے

یا الٰہی اب شرابِ عشق سے مدہوش کر
شاہ امیر رہنما و پیشوا کے واسطے

یا الٰہی ظلمتِ عصیاں سے مجھ کو پاک کر
شاہ محمد حسینؒ پر ضیا کیواسطے

یا الٰہی درد اپنا عشق اپنا بخشدے
شاہ محمد کی ہر اک نظر عطا کیواسطے

یا الٰہی نور سے معمور کر سینہ میرا
شاہ معین الدینؒ خاموش باصفا کیواسطے

یا الٰہی دولتِ عرفاں سے مالا مال کر
شاہ حافظؒ باکمال خوش لقا کیواسطے

یا الٰہی یاد تیری میں سدا ڈوبا رہوں
شاہ اعظمؒ شاہ صالمؒ مہ لقا کیواسطے

یا الٰہی کر مجھے معمور اپنے لطف سے
شاہ سیّد بھیکؒ میراں پُر عطا کیواسطے

یا الٰہی فیضِ روحانی سے کر دے فیضیاب
حضرت شاہ ابوالمعالیؒ بے ریا کیواسطے

یا الٰہی دور کر دے دل سے زنگ آلود مُبل
شیخ داؤدؒ شیخ صادقؒ باوفا کیواسطے

یا الٰہی بیخودی کا جام مجھ کو بخش دے
شیخ شاہ ابوسعیدؒ اہلِ صفا کیواسطے

یا الٰہی دور دنیاوی خیالوں سے رہوں
شہ نظام الدینؒ بلخی پارسا کیواسطے

یا الٰہی کیفیت اور محویت کر دے عطا
شہ جلال الدینؒ جلیل اصفیا کیواسطے

یا الٰہی دامنِ اُمید کو بھر دیجئے
عبدالقدوسؒ قطبِ عالم با سخا کیواسطے

یا الٰہی مست کر بوئے محمد سے مجھے
شیخ محمد سخیؒ شان سخا کیواسطے

یا الٰہی راہِ شریعت میں رہوں ثابت قدم
شیخ عارف احمدِ صدق و صفا کیواسطے

یا الٰہی قلب کو میرے منور کیجئے
شاہ عبدالحقؒ ذاتِ بقا کیواسطے

یا الٰہی دنیا کا چاہوں نہیں جاہ و جلال
شہ جلال الدین کبیر الاولیاء کیواسطے

یا الٰہی دور کر تاریکیاں دل سے میرے
شاہ ولایتؒ شمس الدین شمس الضحیٰ کیواسطے

یا الٰہی لاج رکھنا صابری کہلانے کی / شاہ علاؤالدین صابر بادشاہ کیواسطے
یا الٰہی کنت کنزاً کا خزانہ بخشدے / شاہ فریدالدین زہدالانبیاء کیواسطے
یا الٰہی بس تیرا لطف و کرم درکار ہے / شاہ قطب الدین کاکی حق نما کے واسطے
یا الٰہی عشق کی دولت سے کیجیے سرفراز / شاہ معین الدین خواجہ ذوالعطا کیواسطے
یا الٰہی جرعۂ مئے سے مجھے مخمور کر / خواجہ عثمان ہارون شاہِ ہدا کے واسطے
یا الٰہی زندہ رکھنا زندگی عشق میں / شہ شریف زندنی صاحب حیا کیواسطے
یا الٰہی آتشِ عشق و محبت کر عطا / خواجہ مودود چشتی کی عطا کے واسطے
یا الٰہی اب مجھے حرص و ہوس سے دور رکھ / شاہ یوسف ناصرالدین باوفا کے واسطے
یا الٰہی مست کردے بیخودی کے جام سے / از پئے بوئے محمد شاد دلا کیواسطے
یا الٰہی بخش دے توحید کے بھربھر کے جام / شاہ احمد ابدال کے دستِ سخا کیواسطے
یا الٰہی دور کردے رنج و غم میرے تمام / شیخ ابو اسحاق شامی اتقیا کے واسطے
یا الٰہی قیدِ غم سے اب مجھے آزاد کر / خواجہ ممشاد علوی کی رضا کے واسطے
یا الٰہی بخش دے نورِ بصیرت بخش دے / ابو ہریرہ شاہِ بصری رہنما کیواسطے
یا الٰہی ہر گھڑی ہر وقت تیری یاد ہو / شیخ حذیفہ مرعشی لطف و عطا کیواسطے
یا الٰہی اب نہیں حاجت ہے تخت و تاج کی / شیخ ابراہیم ادہم باصفا کے واسطے
یا الٰہی راہزن لوٹے نہ کوئی راہ میں / کہ کرم شاہِ فضیل اہلِ وفا کیواسطے
یا الٰہی دور کردے پردے دوئی کے میرے / خواجہ عبدالواحد کی شانِ عطا کیواسطے
یا الٰہی بخشدے حسنِ عقیدت کو ضیا / شاہ حسن بصری امام الاولیاء کیواسطے
یا الٰہی اب ہماری مشکلیں آسان کر / یا علی شیرِ خدا مشکل کشا کیواسطے
یا الٰہی حشر میں عیبوں کا نہ پردہ کھلے / یا محمد مصطفیٰ صلے علیٰ کیواسطے
یا الٰہی پڑھنے سننے والے شجرۂ پاک کو / بخش دے سب کو ان اہل صفا کیواسطے

یا الٰہی ہر گھڑی ہر وقت ہے یہی دعا
ساتھ ایماں کے امیر صابری ہو خاتمہ

نعت شریف

حق نے بخشا ہے یہ عنوان مدینے والے
آپ ہیں بولتا قرآن مدینے والے

نور ہی نور نظر آیا جدھر دیکھا
عرش پہ ہوئے مہمان مدینے والے

آپ کا اُمتی ہونے پر بہت نازاں ہوں
حشر میں رکھنا میرا مان مدینے والے

میری قسمت نے مدینہ جو دکھایا مجھ کو
پورے ہوں گے سبھی ارمان مدینے والے

کوئی ثانی نہیں ہمسر نہیں ہم پایہ نہیں
سارے نبیوں کے ہو سلطان مدینے والے

اُٹھ گئے پردے حجابات کے معراج کی شب
عرش والے گئے قربان مدینے والے

عرصۂ حشر میں جو آئے تو یوں آئے یہ امیر
تھام کر آپ کا دامان مدینے والے

یا شہنشاہِ کرم گنبدِ خضریٰ والے
ہو کرم بحرِ کرم گنبدِ خضریٰ والے

آپ چاہیں تو میں اک پل میں مدینے پہنچوں
آپ کے در کی قسم گنبدِ خضریٰ والے

فرقتِ دیدِ مدینہ نے مٹایا ایسا
اب رہا دم میں نہ دم گنبدِ خضریٰ والے

اس سے بڑھ کر نہ کوئی اور عبادت ہوگی
دل میرا آپ کا غم گنبدِ خضریٰ والے

لب پہ ہو نام تیرا آنکھوں میں جلوہ تیرا
جاؤں جب ملکِ عدم گنبدِ خضریٰ والے

دیکھ کر آپ کے روضے کی تجلی اُس دم
کعبہ بھی ہو گیا خم گنبدِ خضریٰ والے

ڈھونڈھتا پھرتا ہے گلیوں میں مدینے کی امیر
آپ کا نقشِ قدم گنبدِ خضریٰ والے

نعت شریف

سُبحان اللہ جب پیشِ نظر وہ گنبدِ خضریٰ ہوتا ہے
سو طور تصدق ہوتے ہیں وہ ایسا نظّارا ہوتا ہے

اس نورِ مجسّم کے جلوے ہر شان میں جلوہ گر دیکھے
جس سمت نگاہیں اُٹھتی ہیں بس جلوہ ہی جلوہ ہوتا ہے

یہ خاص کرم ہے آقا کا یہ شانِ تصوّر کیا کہنا
کعبہ ہے نگاہوں میں پھرتا اور دل میں مدینہ ہوتا ہے

طالب نے جو کچھ فرمایا مطلوب نے سب کچھ مان لیا
معراج کی شب مہمانِ خدا جب کملی والا ہوتا ہے

محبوب و محب نے پردے میں دَنا فتدَلیٰ فرمایا
دُوئی کا پردہ چاک ہوا بس اللہ ہی اللہ ہوتا ہے

ہے تاب کسے جو دیکھ سکے اس حُسنِ منور کا جلوہ
موسیٰ نے دیے میں ہوش گنوا مَا زَاغَ کا چشمہ ہوتا ہے

اے امیرِ حزیں مدینے کی منزل ہو کاش قسمت کو حاصل
ہر گام میں کعبہ بنتا ہے ہر گام پہ سجدہ ہوتا ہے

نعت شریف

کملی والے کی یاد آ رہی ہے بات بگڑی بنی جا رہی ہے
دیکھنے کو مدینے کی حسرت میری آنکھوں کو تڑپا رہی ہے
میرے دردِ والم کی کہانی کاش کہتا تو میری زبانی
تیرا احسان بادِ صبا ہے ان کے دربار تو جا رہی ہے
جاؤں قربان شاہِ مدینہ ہے مدینہ ہی تیرا سکینہ
سبز گنبد کی پُر نور جالی نور ہی نور برسا رہی ہے

میں ہوں دیوانہ بطحا نگر کا۔ اور منگتا محمد کے در کا
اُن کی چشمِ کرم کا کرم ہے سب کی جھولی بھری جا رہی ہے
جُز تمہارے نہ کوئی سہارا سن لو فریاد میری خدارا
میری ہر آرزو ہر تمنّا اپنے دامن کو پھیلا رہی ہے
کیا لکھوں میں ثنائے مدینہ رشکِ جنّت فضائے مدینہ
نغمے صلِ علیٰ کے چھڑے ہیں نور بن کر گھٹا چھا رہی ہے
دیکھیں جس دم مدینے کی راہیں رقص کرنے لگی ہیں نگاہیں
اے امیرؔ اب جبینِ عقیدت ہر قدم پر جھکی جا رہی ہے

نعت شریف

جو دیکھنی ہو زمیں پہ جنّت مدینہ دیکھو مدینہ دیکھو
خدا گواہ ہے یہ وہ جگہ ہے جہاں پہ مرنے میں جینا دیکھو

ہے رُوح پرور فضائے طیبہ فضائے طیبہ فضائے جنّت
وہ سبز گنبد سنہری جالی وہ رحمتوں کا خزینہ دیکھو

مدینے کی ہر گلی گلی تو دیکھو تجلّیوں کا بنی ہے مرکز
درِ محمد کی خاک ہے یہ ذرّہ ذرّہ نگینہ دیکھو

کہیں ہیں سعدی کہیں ہیں رومی کہیں ہیں حافظ جنید جامی
ہیں جن کی بادہ کشی پہ قرباں نگاہوں سے ان کا پینا دیکھو

بلال حبشی کی جو اذاں تھی وہ کملی والے کی راز داں تھی
اے عاشقانِ رسولِ عربی یہ عشق کا ہے قرینہ دیکھو

گلاب کی اور مشکِ عنبر کی دیکھنی ہو بہار تم نے
تمام عالم ہوا معطّر میرے نبی کا پسینہ دیکھو

ہزاروں طوفاں ہیں لاکھوں موجیں مجھے کوئی غم نہیں ہے
اثیرؔ ان کے کرم کے صدقے بنا جو میرا سفینہ دیکھو

نعت شریف

اے بادِ صبا لے چل دربارِ محمد میں
جو کہنا ہے کہہ دوں گا سرکارِ محمد میں

اسرارِ نبوت کو قدرت ہی سمجھتی ہے
توحید چمکتی ہے گفتارِ محمد میں

متوالے محمد کے کہتے ہیں سرِ محفل
دیدارِ خدا ہوتا دیدارِ محمد میں

جس پہ ہے نظر ڈالی تقدیر بدل ڈالی
یہ بات نظر آئی میخوارِ محمد میں

مر جانا ہی جینا ہے سرکار کے قدموں میں
یہ بات ٹھنی دل میں بیمارِ محمد میں

اس گنبدِ خضریٰ پہ ڈالی ہے نظر جس دم
اللہ کے جلوے ہیں انوارِ محمد میں

پہنچا تو ہوا چرچا آیا ہے مدینہ میں امیرؔ
دیوانہ کوئی پہنچا دربارِ محمد میں

نعت شریف

شانِ نبی بیاں کروں تابِ بیاں نہیں
یہ نامِ پاک لینے کے قابل زباں نہیں
وہ نورِ کل کہاں کہاں پر ضوفشاں نہیں
جلوہ نبی کے حسن کا کس جا عیاں نہیں

کون و مکاں کی بات کیا ہے لامکاں تلک
پردہ اُٹھا کے دیکھ محمد کہاں نہیں
خاکِ درِ رسول کے ذرّوں کی ہے صدا
اس آستاں سے بڑھ کے کوئی آستاں نہیں

دربارِ محمد ہے دربارِ خداوندی
وہ کون سی ہے چیز جو ملتی یہاں نہیں
جس دم نگاہ گنبدِ خضریٰ پہ جا پڑی
پہلو سے دل نکل گیا اور جاں میں جاں نہیں

اس کا امیرِ صابری قرآن ہے گواہ
جز آپ کے خدا کا کوئی رازداں نہیں

نعت شریف

اللہ اللہ مرحبا صلِّ علیٰ شانِ رسول
کیا بشر عنواں لکھے قرآں ہے عنوانِ رسول

عالم و حافظ و قاری سب ثنا خوانِ رسول
نور میں ڈوبی ہے بزمِ عندلیبانِ رسول

آئے ہیں سعدی و رومی، جامی و حافظ جنید
خاص ہے محفل رضا کی ہیں خاص مہمانِ رسول

جس کے اک قطرے سے ملتی ہے ولایت کی سند
موجزن ہے بادہ نوشو بحرِ عرفانِ رسول

یا الٰہی عرصۂ محشر میں آؤں اس طرح
میرے سر پر میرے ہاتھوں میں ہو دامانِ رسول

کہہ رہے اہلِ بصیرت بھر لو دامانِ طلب
ابرِ رحمت چھا رہا ہے بن کے فیضانِ رسول

اے امیرِ صابری لکھتے رہو نعتِ رسول
پیروی ہوتی رہے تا عمر حسانِ رسول

نعت شریف

تاجدارِ مُرسلیں یا رحمۃً اللعالمین
عکسِ ربّ العلمیں یا رحمۃً اللعالمین

آپ کے پردے میں ہر رازِ خداوندی نہاں
آپ وہ پردہ نشیں یا رحمۃً اللعالمین

آپ نہ ہوتے تو نہ ہوتا ظہورِ کائنات
آپ نورِ اولیں یا رحمۃً اللعالمین

آپ کا ہم پایہ نبیوں میں کوئی پایا نہیں
لامکاں کے ہو مکیں یا رحمۃً اللعالمین

آپ کے فیضِ قدم سے یا محمد مصطفےٰ
عرش طیبہ کی زمیں یا رحمۃً اللعالمین

طور پر موسیٰ گئے عیسیٰ رہے چوتھے فلک
عرش کے مسند نشیں یا رحمۃً اللعالمین

ایک مدّت سے تڑپتا ہے امیرِ صابری
حاضری یا رحمۃً اللعالمین یا رحمۃً اللعالمین

فہرست اعراس حضرات چشتیہ صابریہ قدسیہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

تواریخ وسال وصال

نام بزرگان	اعراس ماہ وسنہ وصال	جائے قیام
حضرت سیدنا خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ	۴ محرم سنہ ۱۱۰ھ بروز جمعہ	بصرہ قریب شہر
حضرت سیدنا شیخ فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ	۵ محرم سنہ ۶۶۴ھ دوشنبہ	پاکپٹن شریف
حضرت سیدنا خواجہ علو ممشاد رحمۃ اللہ علیہ	۱۴ محرم سنہ ۲۲۹ھ	دینور شریف
حضرت سیدنا شیخ محمد صادق گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ	۱۸ محرم سنہ ۱۰۹۵ھ قبل نماز صبح	گنگوہ شریف سہارنپور
حضرت سیدنا عبد الواحد بن زید رحمۃ اللہ علیہ	۲۷ صفر سنہ ۱۷۷ھ	قبرستان کعبہ شریف
حضرت سیدنا عارف احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ	۱۷ صفر سنہ ۹۱۰ھ دوشنبہ	ردولی شریف لکھنؤ
حضرت سیدنا شاہ ابو المعالی رحمۃ اللہ علیہ	۱۰ ربیع الاول سنہ ۱۱۱۶ھ جمعہ	ضلع سہارنپور پٹنہ
حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم	۱۲ ربیع الاول دوشنبہ سنہ ۱۱ھ	مدینہ منورہ
حضرت مخدوم شیخ جلال الدین کبیر الاولیا رحمۃ اللہ علیہ	۱۳ ربیع الاول سنہ ۷۶۵ھ پنجشنبہ	پانی پت کرنال
حضرت مخدوم علی احمد علاؤالدین صابر رحمۃ اللہ علیہ	۱۳ ربیع الاول سنہ ۶۹۰ھ	سہارنپور کلیر شریف
حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ	۱۴ ربیع الاول سنہ ۵۳۴ھ	دہلی مہرولی شریف
حضرت خواجہ جمال الدین فضیل ابن عیاض رحمۃ اللہ علیہ	۱۳ ربیع الاول سنہ ۱۸۷ھ	مکہ معظمہ جنت المعلیٰ
حضرت سید محمد اعظم پیر دستگیر رحمۃ اللہ علیہ	۱۹ ربیع الاول سنہ ۱۲۶۷ھ	روپڑ تحصیل ضلع انبالہ
حضرت شیخ ابو سعید گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ	یکم ربیع الثانی سنہ ۱۰۴۹ھ	گنگوہ شریف سہارنپور

نام بزرگان	اعراس ماہ و سنہ وصال	جائے قیام
حضرت سیدنا خواجہ ابو اسحاق شامی رحمۃ اللہ علیہ	۱۴ ربیع الثانی سنہ ۳۲۶ھ	ملک شام
حضرت سید ادہم بلخی رحمۃ اللہ علیہ	۲۳ جمادی الثانی سنہ ۱۲۷ھ روز دوشنبہ	کوہ شام
حضرت سیدنا خواجہ ابو احمد چشتی رحمۃ اللہ علیہ	غرہ جمادی الثانی سنہ ۳۵۵ھ	چشت شریف
حضرت خواجہ شمس الدین ترک پانی پت رحمۃ اللہ علیہ	۱۰ جمادی الثانی سنہ ۶۹۸ھ	پانی پت کرنال
حضرت شیخ عبدالحق صاحب توشہ رحمۃ اللہ علیہ	۱۵ جمادی الثانی سنہ ۳۷۰ھ	رودلی شریف لکھنؤ
حضرت عبدالقدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ	۲۲-۲۳ جمادی الثانی سنہ ۹۳۵ھ	گنگوہ شریف سہارنپور
حضرت سیدنا خواجہ قطب الدین مودود چشتی رحمۃ اللہ علیہ	یکم رجب سنہ ۵۲۷ھ جمعہ	گنگوہ شریف سہارنپور
حضرت سیدنا خواجہ حاجی شریف زندنی رحمۃ اللہ علیہ	۱۰ رجب سنہ ۵۶۰ھ	شہر زنداں
حضرت خواجہ ناصر الدین ابو یوسف حسینی رحمۃ اللہ علیہ	۳ رجب سنہ ۴۶۹ھ	چشت شریف خاص
حضرت خواجہ ابو محمد محترم چشتی رحمۃ اللہ علیہ	غرہ رجب سنہ ۴۱۱ھ	چشت شریف
حضرت خواجہ معین الدین چشتی ہند الولی رحمۃ اللہ علیہ	۶ رجب سنہ ۶۳۳ھ دوشنبہ	اجمیر شریف
حضرت شیخ محمد عارف صاحب رحمۃ اللہ علیہ	۲۱ شعبان سنہ ۸۹۸ھ	رودلی شریف لکھنؤ
حضرت پیر دستگیر شیخ نظام الدین بلخی رحمۃ اللہ علیہ	۷ رجب سنہ ۱۰۳۶ھ	بلخ
حضرت شیخ داؤد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ	۲۱ شعبان سنہ ۱۰۵۵ھ	گنگوہ۔ سہارنپور
حضرت شاہ ولایت مشکلکشا علی شیر خدا کرم اللہ وجہہ	۲۱ رمضان سنہ ۴۰ھ	نجف اشرف
حضرت سید شاہ امیرل بھیک رحمۃ اللہ علیہ	۵ رمضان المبارک سنہ ۱۳۱ھ	قصبہ کڑام ریاست پٹیالہ
حضرت سید محمد سالم صاحب روپڑی رحمۃ اللہ علیہ	۱۰ رمضان المبارک سنہ ۱۱۷۵ھ	روپڑ ضلع انبالہ
حضرت حافظ موسیٰ صاحب مانک پوری رحمۃ اللہ علیہ	۱۶ رمضان المبارک سنہ ۱۲۴۴ھ	مانک پور ضلع انبالہ
حضرت ابو ہبیرہ البصری رحمۃ اللہ علیہ	۷ شوال سنہ ۲۹۱ھ	شہر مرعش

نام بزرگان	اعراس ماہ وسنہ وصال	جائے قیام
حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ	۵ شوال سنہ ۶۱۷ھ	در مکہ معظمہ حرمل شریف مکہ
حضرت سیدنا معین الدین چشتی المعروف شاہ خاموش صاحب رحمۃ اللہ علیہ	۴ ذی القعدہ سنہ ۱۲۸۸ھ دوشنبہ عین نماز ظہر	حیدرآباد دکن اسٹیشن ریلوے خانقاہ شریف عقب مکہ مسجد
حضرت سیدنا محمد حسین شاہ صاحب پیش امام حیدرآبادی خاموشی	یکم رمضان سنہ ۱۳۵۷ھ	میانی صاحب لا…

محمد اشرف شاہ